عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلّم

مؤلف

مولوی عبد الستّار خان

ا

ناشر

قدیمی کتب خانہ۔ آرام باغ۔ کراچی

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصۂ اوّل

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
		مؤنث کی قسمیں	۲۶
دیباچہ	۳	مشق نمبر ۳	۲۸
علمائے کرام کی تقریظیں	۶	اُردو سے عربی ترجمہ	۲۸
اشارات و ہدایات	۱۰	اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وحدت وجمع	۲۹
اصطلاحات	۱۱	جمع سالم اور مکسّر	۳۰
اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ کلمہ کے اقسام	۱۳	مشق نمبر ۴	۳۳
معرفہ اور نکرہ	۱۴	اردو سے عربی ترجمہ	۰
اَلدَّرْسُ الثَّانِي حرف تعریف وتنکیر	۱۵	سوالات نمبر ۲	۳۴
ہمزۃ الوصل کا تلفظ	۱۷	اَلدَّرْسُ السَّادِسُ جملہ اسمیہ	۳۵
حروف شمسیہ و قمریہ	۱۸	ضمائر مرفوعہ منفصلہ	۳۹
مشق نمبر ۱	۱۹	مشق نمبر ۵	۴۰
اُردو سے عربی	۲۰	اُردو سے عربی ترجمہ	۴۱
سوالات نمبر ۱	۲۱	اَلدَّرْسُ السَّابِعُ مرکب اضافی	۴۲
اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ مرکبات	۲۲	چند حروفِ جارّہ	۴۵
مرکب توصیفی	۲۳	مشق نمبر ۶	۴۶
مشق نمبر ۲	۲۴	اردو سے عربی	۴۷
اُردو سے عربی ترجمہ	۲۵	سوالات نمبر ۳	۴۸
اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ تذکیر و تانیث	۲۵	اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ اوزانِ کلمات	۴۹

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

کتاب

تسہیل الادب فی لسان العرب

المعروف

عربی کا معلّم

جدید

اوّل

مصنفہ مولوی عبدالستار خان

ناشر
قدیمی کتب خانہ۔ آرام باغ۔ کراچی

مضمون	صفحہ
مشق نمبر ۷	۵۲
اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ جمع مکسّر کے اوزان	۵۳
مشق نمبر ۸	۵۸
اردو سے عربی ترجمہ	۶۰
سوالات نمبر ۴	۶۱
اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ اسم کی اعرابی حالتیں	۶۲
مختلف اسموں کی علاماتِ اعراب	۶۳
مشق نمبر ۹ (الف)	۶۸
مشق نمبر ۹ (ب)	۶۹
اردو سے عربی ترجمہ	۷۰
اَلدَّرْسُ الْحَادِی عَشَرَ	۷۰
مرکب اضافی (سبق ۷ سے پیوستہ)	
ضمیر مجرور متصل	۷۲
مشق نمبر ۱۰	۷۵
اردو سے عربی	۷۸
سوالات نمبر ۵	۷۹
اَلدَّرْسُ الثَّانِی عَشَرَ اسماء اشارہ	۸۰
مشق نمبر ۱۱	۸۴
اردو سے عربی ترجمہ	۸۵
سوالات نمبر ۶	۸۶
اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَرَ	۸۷
اسماء استفہام	
مشق نمبر ۱۲ (الف)	۸۹
مشق نمبر ۱۲ (ب)	۹۰
مشق نمبر ۱۲ (ج)	۹۱
اردو سے عربی ترجمہ	۹۲
چند جملوں کی ترکیب	۹۳
سوالات نمبر ۷	۹۴
اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ فعل	۹۵
ماضی معروف و مجہول	۹۶
مشق نمبر ۱۳ (الف)	۱۰۱
مشق نمبر ۱۳ (ب)	۱۰۲
مشق نمبر ۱۳ (ج)	۱۰۳
اردو سے عربی ترجمہ	۱۰۴
اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ	۱۰۴
فعل مضارع کی گردان	۱۰۵
ضمائر منصوبہ متصلہ و منفصلہ	۱۰۶
مشق نمبر ۱۴ (الف)	۱۰۸
مشق نمبر ۱۴ (ب)	۱۰۹
اردو سے عربی ترجمہ	۱۱۰
عربی میں ایک خط	۱۱۱

دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَنَا وَجَعَلَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۔ وَاَلۡهَمَنَا فَهۡمَ قَوَاعِدِ اللِّسَانِ التَّبۡیِیۡنِ ۔ وَاَنۡزَلَ لِهِدَایَتِنَا قُرۡاٰنًا بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیۡنٍ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوۡلِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ ؛

اما بعد کمترین راقم الحروف کے پاس ہندوستان کے ہر گوشے سے جو سینکڑوں خطوط آتے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اِس زمانے میں بھی عربی زبان سیکھنے اور اللہ تعالےٰ کا آخری پیغام قرآن حکیم سمجھ کر پڑھنے کا احساس بہت کچھ موجود ہے۔ لیکن اقتضائے وقت کے مطابق طالبینِ عربی کے سامنے کوئی ابتدائی نصاب پیش نہیں کیا گیا جو ان کا حوصلہ بڑھانے کا باعث ہوتا۔

عربی تعلیم کا پُرانا طریقہ اور نصاب تو حوصلہ شکن تھے ہی مگر جدید کتابیں بھی طلبہ کی حوصلہ افزائی سے قاصر رہیں ؛

تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ طالبِ عربی کی حوصلہ افزائی وہی نصاب کر سکتا ہے جس میں آسان قواعد کے ساتھ ساتھ زبان دانی کی بھی تعلیم ہوتی جائے۔ اور وہ بھی اِس خوبی سے کہ قواعد سے زبان دانی میں مدد ملتی جائے اور زبان دانی کے ضمن میں قواعد ذہن نشین ہوتے چلے جائیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اِس قسم کے اسباق کا انتخاب اور ان کی ترتیب کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ تو محض اُس قادرِ مطلق کا فضل ہے جس نے اس عاجز بندے سے اتنا بڑا کام لیا۔ ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ورنہ من آنم کہ من دانم

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ یہ کتاب جہاں جہاں پڑھی گئی یا پڑھائی گئی بے حد مفید ثابت ہوئی۔ بہتیرے شائقینِ عربی نے لکھا ہے کہ ہم بار ہا کوشش کر کے مایوس ہو چکے تھے۔ اگر آپ کی کتاب ہمیں نہ ملتی تو شاید ہم کبھی بھی عربی حاصل نہ کر سکتے ؛

اب یہ کتاب چوتھی دفعہ چھپی ہے۔ پہلے تو اس کتاب کو صرف دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اب اسے چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ ہائی سکولوں میں چوتھی جماعت سے میٹرک کلاس تک کے لئے ایک معقول نصاب ہو جائے +

سابق ایڈیشن کے ناظرین اس ایڈیشن میں بعض اسباق اپنی قدیم جگہ پر نہ پا کر پریشان نہ ہوں۔ اسباق سب آ جائیں گے۔ مگر خاص مصلحت کی بنا پر ان میں تقدیم و تاخیر کرنی پڑی ہے +

اس وقت آپ کے ہاتھ میں پہلا حصہ ہے۔ اسباق تو سابق کی نسبت کم کر دئے ہیں مگر مشقیں اور تمرینات اس قدر بڑھا دی گئی ہیں کہ ایک حد تک عربی ریڈر کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔ تاہم اگر اللہ تعالٰے نے توفیق بخشی تو اس کتاب کی مطابقت کا لحاظ رکھتے ہوئے قراءۃ کا ایک سلسلہ بھی پیش کر دیا جائیگا جو اب تک زیر تالیف ہے وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ +

اس حصہ میں صرف پندرہ سبق ہیں۔ مگر آپ تعجب سے دیکھینگے کہ اتنے ہی اسباق کے ذریعے عربی کتنی کافی مقدار میں سکھلا دی گئی ہے اور کس خوبی سے اعراب سمجھنے، ترکیب پہچاننے اور عربی سے اُردو اور اُردو سے عربی بنانے کی اتنی تعلیم دی گئی ہے کہ مروّجہ صرف ونحو کی متعدد کتابیں پڑھانے سے بھی یہ بات حاصل نہ ہوتی +

اس کتاب کے ہر حصے کی کلید بھی لکھی گئی ہے جس کی مدد سے سینکڑوں شائقین نے بطور خود عربی پر عبور حاصل کر لیا ہے +

خانگی طور پر تو ایک شائق طالبعلم یہ حصہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں پڑھ سکتا ہے۔ مگر ہائی سکولز میں چونکہ متعدد مضامین یاد کرنے ہوتے ہیں اس لئے چوتھی جماعت کے لئے اسے ایک سال کا کورس بنا دینا بہت ہی موزوں ہوگا — البتہ عربی مدارس میں جہاں عربی ہی عربی پڑھائی جاتی ہے ایک سال میں اس کتاب کے چاروں حصے بہ آسانی پڑھا سکتے ہیں +

بہر حال یہ کتاب اِس قابل ہے کہ ہر صوبے کی ٹکسٹ بک کمیٹیاں اور وہ محترم حضرات

جن کے قبضے میں کسی مدرسہ کی درس و تدریس و انتخاب کتب درسیہ کی زمام ہے اور ہر ممکن تعلیمی سہولت کی بہم رسانی جن کے فرائض میں داخل ہے اس کتاب کو درس میں شامل فرما کر عزیز طلبہ کی مشکلات کو دور کریں اور عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

ہندوستان کے ہر صوبے کے علمائے کرام، معتد جرائد و رسائل اور شیدایانِ عربی نے اس کتاب کی نسبت جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یہی ہے کہ تسہیل عربی کے لئے جس قدر کوششیں کی گئی ہیں اُن سب میں یہ کوشش زیادہ کامیاب ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے سرکاری و غیر سرکاری مدارس میں داخل نصاب کر دیا جائے تاکہ عربی کی تعلیم زیادہ آسان ہو جائے یہ ناچیز ان تمام حضرات کی قدر شناسی اور ان کے مفید مشوروں کا شکر گذار ہے۔ جزاھم اللہ عنی خیر الجزاء

ان میں سے چند بزرگوں کی قیمتی رائیں اگلے صفحات میں درج کی جاتی ہیں تاکہ طالبینِ عربی کی ترغیب کا موجب ہو۔ اور دیگر حضرات کو اس کتاب کی خوبیاں سمجھنے میں زیادہ وقت ضائع کرنا پڑے۔

خادم الطلبہ

عبد الستار خان

بھنڈی بازار۔ بمبئی نمبر ۳

محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

علمائے کرام، پروفیسرانِ عربی، معتمد جرائد اور شیدایانِ عربی کی تبصرے

۱. حضرۃ العلامہ مولنا شبیر احمد عثمانی دیوبندی

یہ کتاب مدارس کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ اس موضوع میں شاید ہی کوئی کتاب اس سے بہتر لکھی گئی ہو۔ طالبینِ عربی پر آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔

۲. حضرۃ العلامہ مولنا مناظر احسن گیلانی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

جزاک اللہ بڑا کام کیا ہے۔ مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپنے میری گردن سے ایک بوجھ اُتارا۔

۳. حضرۃ العلامہ مولنا خواجہ عبدالحی سابق پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی

تجربے کے طور پر طلبا کو پہلا حصہ پڑھایا میں نے اب تک اس موضوع پر جتنی کتابیں دیکھی ہیں ان سب میں اس کتاب کو آسان و سہل تر پایا۔

۴. حضرۃ العلامہ مولنا سید ابوالاعلیٰ مودودی مدیر ترجمان القرآن لاہور

لغتِ عرب کے قواعد کو مختصر اور سہل طریق پر بیان کرنے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں ان میں یہ کوشش کامیاب تر ہے۔

۵. الادیب اللبیب مولنا مولوی محمد ناظم ندوی استاذ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ہندوستان میں عربی زبان کو سہل طریقہ پر کم از کم مدت میں حاصل کرنے کے لئے متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن اس وقت تک کوئی ایسی کتاب جو جامعیت کے ساتھ وقت کی ضرورت پورا کر سکے نظر سے نہیں گذری۔ مولانا عبدالستار خان ہندوستانی طلبا اور معلمین کے شکریہ و امتنان کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ایک بہت مفید، سہل اور جامع کتاب لکھ کر یہ کمی پوری کردی۔ ... ذاتی تجربے سے ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے بہت قیمتی ہے اور اس قابل ہے کہ عربی مدارس اور انگریزی سکولوں میں داخل کی جائے تاکہ طلبہ کم از کم مدت میں زبان کو سیکھ لیں۔

۶. حضرۃ العلامہ مولٰنا عبدالقدیر صدیقی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

اگر اس کتاب کو امتحان وسطانیہ میں رکھیں تو نہایت مناسب ہوگی۔ یہ کتاب دوسری کتابوں سے بہتر ہے۔

۷. حضرۃ العلامہ مولٰنا محمد عبدالواسع استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

مجھے مولوی عبدالقدیر صاحب کی رائے سے کامل اتفاق ہے۔

۸. علامہ شیخ عبدالقادر ایم۔اے۔ سابق پروفیسر الفنسٹن کالج بمبئی

کامیاب کوشش ہے۔ اگر یہ کتاب عربی کے ابتدائی نصاب میں داخل کی جائے تو نسبتاً زیادہ مفید ہوگی۔

۹. حضرۃ الاستاذ مولٰنا غلام احمد صدر مدرس مدرسۂ عربیہ جامع مسجد بمبئی

ہم نے اپنے مدرسہ کے نصاب میں یہ کتاب داخل کر لی ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

۱۰. نواب صدر یار جنگ مولٰنا حبیب الرحمٰن شروانی سابق صدر الصدور حیدرآباد

میں نے کتاب عربی کا معلم کا مطالعہ کیا۔ اپنی پیشرو کتابوں سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

۱۱. جناب مولوی لطف الرحمٰن سابق آتالیق صاحبزادگان پائگاہ حیدرآباد

عربی کو سہل التحصیل کرنے میں جو کامیابی آپ کو ہوئی ہے۔ وہ کسی کو بلکہ کسی یوروپین مستشرق کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ یہ کتاب محض خشک گرامر نہیں ہے بلکہ ایک عمدہ گرامر اور علم ادب کا دلچسپ مجموعہ ہے۔

۱۲. جناب غلام علی صاحب وکیل ہائیکورٹ بمبئی

عربی گرامروں میں ایسی سہل اور دلچسپ کتاب نہیں دیکھی گئی۔ میرے بچے اس کو بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

۱۳. جناب مولوی سید محمد صاحب یحییٰ پور۔ الہ آباد

اس میں شک نہیں کہ یہ تصنیف آپ کی یادگار ہو کر رہیگی اور آخرت میں ثواب عظیم کا باعث

۱۴۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ہیڈ مولوی پرجبیت ہائی سکول سلطان پور لودی
پنجاب، یو پی وغیرہ میں جو کتابیں ملتی ہیں اور میرٹھ سے کتاب کلامِ عربی آئی ہے۔ آپ کی کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔

۱۵۔ مولنا مولوی محمد صدیق کیرانوی
خاکسار کے پاس اس قسم کی متعدد کتابیں موجود ہیں مثلاً روضۃ الادب، کلامِ عربی وغیرہ لیکن میزان سے کافیہ تک کا خلاصہ جس خوبی سے آپ نے درج فرمایا ہے وہ کتبِ مذکورہ میں نہیں ہے۔

۱۶۔ جناب مولوی سعید الدین خان ہیڈ مولوی ہائی سکول شہر اندور
واقعی عربی آسان ہو گئی۔ آپ کی محنت قابلِ داد ہے۔

۱۷۔ اخبار زمیندار لاہور
ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ فاضل مؤلف کو اپنے مقصد میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے ہماری رائے میں یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام سرکاری و غیر سرکاری مدارس جن میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہو اپنے نصاب میں داخل کر لیں ہم پنجاب کی ٹکسٹ بک کمیٹی سے خصوصاً سفارش کرتے ہیں کہ طلبہ کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دے۔

۱۸۔ اخبار الجمعیۃ دہلی
"عربی کا معلم" واقعی اسم بامسمّٰی ہے۔ کاش کہ مدارسِ عربیہ کے مہتمم اس کو داخلِ نصاب کر لیں۔

۱۹۔ رسالہ ادبی دنیا دہلی
جدید طرز پر زبان عربی کی تسہیل کے لئے اب تک کتابیں تو بہت لکھی جا چکی ہیں جو تقریباً سب میری نظر سے گذری ہیں لیکن عربی جیسی ادق زبان کو جتنا سہل مولوی عبد الستار خان نے کر دیا ہے اس کی نظیر دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتی۔

۲۰۔ اخبار زمزم لاہور
تعلیم و تفہیم کا ایسا انداز رکھا گیا ہے کہ ذہن پر کوئی بار محسوس نہیں ہوتا۔ اور جانی بوجھی چیز کی طرح ہر بات ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں عربی زبان کو مروّج کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی سلسلہ نہیں ہو سکتا۔

اشارات

۱ ۔ مثال دیتے وقت لفظ "مثلاً" کے عوض صرف ؒ دو نقطے لکھ دئے جائینگے اس طرح :

۲ ۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائیگا۔

۳ ۔ کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لئے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے فقرہ کا نمبر لکھا جائیگا۔ مثلاً (سبق ۵-۲) سے یہ مطلب ہے کہ فلاں مضمون پانچویں سبق کے دوسرے فقرہ میں تلاش کرو۔

۴ ۔ سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دئے گئے ہیں ان حروف سے ان افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

ھدایات

۱ ۔ جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں۔

۲ ۔ ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کرکے جانچیں۔

۳ ۔ انگریزی خوانوں کے لئے صرف ونحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائیٹل کے اندرونی حصے میں لکھ دیا گیا ہے۔ بوقت ضرورت اس سے فائدہ اٹھائیں۔

۴ ۔ بعض باتیں مزاولت بغیر جلد سمجھ میں نہیں آتیں۔ ایسے موقع پر مستقل مزاج رہو۔ کسی سے حل کرالو یا ہمت سے قدم آگے اٹھاؤ۔ عجب نہیں کہ آگے چل کر خود ہی سمجھ میں آجائیں۔

التماس

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے پیشتر اس کتاب کا خوب مطالعہ کرکے مواضع مسائل پر حاوی ہو جائیں تاکہ اثنائے تعلیم میں طالب کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں۔ نیز یہ گذارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر، نحو میر وغیرہ کتب درسیہ کی طرح قواعد کی عبارت زبانی رٹانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا ہے اور ہر مثال میں ان کی تکرار ہوا کرے تو بے رٹنے قواعد ذہن نشین ہو جائینگے۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہو جائینگے تعلیم کی یہی خوبی ہے۔ مناسب ہے تو اس کتاب کو دوبار پڑھائیں پہلے دور میں سرسری طور پر اور دوسرے دور میں زیادہ پختگی کے ساتھ۔

اِصْطِلَاحَات

۱ ۔ حَرَکَۃ = زبر (ـَ) زیر (ـِ) اور پیش (ـُ) میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں، اور اکٹھا تینوں کو حَرَکَاتِ ثَلٰثَہ کہتے ہیں۔

۲ ۔ مُتَحَرِّك = حرکت والے حرف کو مُتَحَرِّك کہتے ہیں۔

۳ ۔ سُکُون = جزم (ـْ) کو کہتے ہیں۔

۴ ۔ فَتْحَہ یا نَصْب = زبر (ـَ)۔

۵ ۔ کَسْرَہ یا جَرّ = زیر (ـِ)۔

۶ ۔ ضَمَّہ یا رَفْع = پیش (ـُ)۔

۷ ۔ تَنْوِیْن = دو زبر (ـً) دو زیر (ـٍ) دو پیش (ـٌ) میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں

۸ ۔ نون تنوین = دو زبر دو زیر یا دو پیش کے تلفظ میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اُسے نون تنوین کہتے ہیں: اً = اَنْ ، اٍ = اِنْ ، اٌ = اُنْ ۔

۹ ۔ مَفْتُوح = وہ حرف جس پر زبر ہو: کَتِفٌ میں ك ۔

۱۰ ۔ مَکْسُوْر = وہ حرف جس کو زیر ہو: کَتِفٌ میں ت ۔

۱۱ ۔ مَضْمُوْم = وہ حرف جس پر پیش ہو: کَتِفٌ میں ف ۔

۱۲ ۔ سَاکِن یا مَجْزُوم = وہ حرف جس پر جزم ہو: وَرْدٌ میں ر ۔

۱۳ ۔ مُشَدَّدْ = وہ حرف جس پر تشدید (ـّ) ہو: مُحَمَّدٌ میں دوسرا میم۔

۱۴ ۔ تعریف = کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا۔

۱۵ ۔ تنکیر = کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا۔

۱۶ ۔ لام تعریف = "اَلْ" جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے: اَلْکِتَابُ میں اَلْ ۔

۱۷ ۔ مُعَرَّف بِاللَّام = وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو: اَلْکِتَابُ ۔

۱۸ - وحدت ۔ کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس اسم کو واحد یا مُفْرَد کہینگے : رَجُلٌ (ایک مرد) ۔

۱۹ - تَثْنِیَہ ۔ کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں : رَجُلَانِ (دو مرد) اِس صورت میں اس اسم کو مُثَنّٰی یا تثنیہ کہتے ہیں ۔

۲۰ - جَمْع ۔ کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں : رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے لفظوں کو جَمْع یا مجموع کہتے ہیں ۔

۲۱ - اسم جمع ۔ وہ لفظ ہے جو بظاہر لفظ مُفْرَد ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے : قَوْمٌ (قوم) ، رَهْطٌ (گروہ ۔ جماعت) ۔

۲۲ - تذکیر ۔ کسی اسم کو مُذَکَّر بنانا یا کسی اسم کا مُذَکَّر ہونا ۔

۲۳ - تَانِیث ۔ کسی اسم کو مؤنّث بنانا یا کسی اسم کا مؤنّث ہونا ۔

۲۴ - حروف تہجی ۔ الف با کے کُل حروف کو حروف تہجی کہتے ہیں ۔

۲۵ - حروف عِلّت ۔ ا ، و ، ي ، حروف علت ہیں ۔

۲۶ - حروف صحیح ۔ حروف علت کے سوا بقیہ حروف تہجی کو حروف صحیح کہتے ہیں ۔

۲۷ - هَمْزَہ ۔ ایک همزہ (ء) تو وہی ہے جو حروف تہجی کا ایک حرف ہے ۔ دوسرے وہ الف جو متحرّك ہو : (أ ۔ إ ۔ أُ) یا جزم والا ہو : (رَأْسٌ میں الف) همزہ کہلاتا ہے ۔ اِن جزم والے الف پر اکثر اور متحرّك پر بعض اوقات حرف همزہ (ء) بھی لکھتے ہیں : رَأْسٌ اور أَمَرَ ۔

۲۸ - هَمْزَةُ الْوَصْل ۔ کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جائے : اَلْكِتَاب کا ہمزہ وَرَقُ الْكِتَاب میں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عربی کا معلم حصۂ اوّل

اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ

کلمہ اور اُس کی قسمیں

تم نے اُردو یا فارسی کی صرف و نحو میں کلمہ اور اس کے اقسام کا بیان تو پڑھ ہی لیا ہوگا۔ انہی باتوں کو ہم یہاں دوبارہ یاد دلاتے ہیں ؛

۱۔ بامعنی لفظ کو کَلِمَۃ کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے اِسْم، فِعْل اور حَرْف ؛

اِسْم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو۔ اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے : رَجُلٌ (مرد) حَامِدٌ (خاص نام) ضَرْبٌ (مارنا) طَيِّبٌ (اچھا) هُوَ (وہ) أَنَا (میں) ؛

فِعْل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے۔ اور تین[1] زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے : ضَرَبَ (اُس نے مارا) ذَهَبَ (وہ گیا) يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا) ؛

[1] اگر کام کا کرنا سمجھا جائے مگر زمانہ نہیں سمجھا جائے تو وہ اسم ہی ہوگا۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا) وغیرہ ؛

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں : مِنْ (سے) عَلٰی (پر) فِیْ (میں) اِلٰی (تک، طرف): ذَھَبَ زَیْدٌ اِلَی الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا)۔

اِسْم کی قِسْمیں

۲۔ اِسْم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) نَکِرَہ (۲) مَعْرِفَہ ۔

نَکِرَہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے: رَجُلٌ (مرد) اِس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں۔ طَیِّبٌ (اچھا) اِس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَیِّبٌ کہہ سکتے ہیں ۔

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے : زَیْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے) مَکَّۃُ (ایک خاص شہر کا نام ہے) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد) ۔

اسم مَعْرِفَہ کی قِسمیں

۳۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں :۔

(۱) اسم عَلَم : زَیْدٌ ، حَامِدٌ وغیرہ ۔

(۲) اسم ضمیر: ھُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں) وغیرہ ۔

(۳) اسم اشارہ: ھٰذَا (یہ) ذَالِکَ (وہ) وغیرہ ۔

(۴) اسم موصول: اَلَّذِیْ (جو ایک مرد) اَلَّتِیْ (جو ایک عورت) ۔

(۵) وہ اسم جو مُنَادٰی ہو: یَارَجُلُ (اے مرد) یَاوَلَدُ (اے لڑکے)۔

(۶) وہ اسم جو مُعَرَّف بِاللّام (دیکھو اصطلاح ۱۷) ہو: اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

(۷) وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو: کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)، کِتَابُ هٰذَا (اس کی کتاب) کِتَابُ الرَّجُلِ (مخصوص مرد کی کتاب)۔

تنبیہ:- اِن مثالوں میں لفظ کتاب بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۴- اقسامِ مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔ اُن کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو بڑی قسمیں یہ ہیں:-

(۱) اسمِ ذات وہ ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی خود ذات کا نام ہو: اِنْسَان (آدمی) فَرَس (گھوڑا) حَجَر (پتھر)۔

(۲) اسمِ صفت وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتائے: حَسَن (خوبصورت) قَبِیح (بدصورت)۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

۱ - عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دیکھو اصطلاح ۶) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں اس تنوین کو حرف تنکیر[1] سمجھا جاتا ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ "کوئی ایک" یا "ایک" یا "کچھ" کیا جاتا ہے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد) مَاءٌ (کچھ پانی)۔ مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں +

تنبیہ ۱۔ بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے: مُحَمَّدٌ عَمْرٌو۔ زَیْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرف تنکیر نہ سمجھیں +

۲۔ اَلْ عربی کا حرف تعریف[2] ہے جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّف بِاللَّام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ +

۳ - تنوین والے لفظ پر اَلْ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اوپر کی مثال سے تم سمجھ سکتے ہو +

۴۔ معرّف باللّام کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے لام

[1] جیسا کہ انگریزی میں A ہے + [2] جیسے انگریزی میں THE ہے +

میں ملا کر پڑھنا چاہئے۔ اس وقت اَلْ کا ہمزہ جسے هَمْزَةُ الْوَصْل (دیکھو اصطلاح ۲۵) کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہوجائیگا، بَابُ الْبَيْتِ (گھر کا دروازہ) یہاں بَابُ اَلْبَيْتِ پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ ۲۔ لام تعریف کے پہلے حرف ساکن ہو تو ساکن کو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں۔ مگر مِنْ کو زبر دیا جاتا ہے: عَنْ کو عَنِ الْبَيْتِ (گھر سے)، اور مِنْ کو مِنَ الْبَيْتِ (گھر سے) پڑھینگے۔

۵۔ جب تنوین والا لفظ مُعَرَّف بِاللَّام کے ماقبل ہو تو نون تنوین (دیکھو اصطلاح ۶) کو کسرہ ـِ دیکر لام کے ساتھ ملا کے پڑھیں: زَيْدٌ (= زَيْدُنْ) کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھینگے زَيْدُنِ الْعَالِمُ (علم والا زید)

تنبیہ ۳۔ اِبْنٌ (لڑکا)، اِبْنَةٌ (لڑکی) اور اِسْمٌ (نام) کا الف بھی همزة الوصل ہے۔ جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے، هُوَابْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے) هٰذَا اسْمٌ (یہ ایک نام ہے) زَيْدُنِ ابْنٌ (زید ایک لڑکا ہے) حَامِدُنِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے)۔

اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَلْ داخل ہو تو اَلْ کے لام کو زیر لگا کر ب اور س میں ملا کر پڑھو، اَلْاِبْنُ کو اَلِابْنُ (= اَلِبْنُ) اَلْاِسْمُ کو اَلِاسْمُ (= اَلِسْمُ) پڑھنا چاہئے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرفِ شمسی میں مُدْغَم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفظ کے وقت لام کی بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے: اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ وغیرہ۔

حروفِ شمسیّہ یہ ہیں:۔ ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن۔ اِن کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجَمَلُ (اونٹ)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱

تنبیہ ۴۔ ذیل کے اسموں پر حرفِ تعریف لگا کر بھی تلفظ کرو۔

اِنْسَانٌ	آدمی	ذَنْبٌ	گناہ
بَيْتٌ	گھر	رَسُوْلٌ	پیغمبر
تَمْرٌ	کھجور	زَكٰوةٌ	زکوٰۃ
ثَمَرٌ	پھل	سَهْلٌ	آسان
جَاهِلٌ	جاہل۔ بے علم	شَيْءٌ	چیز
حَسَنٌ	اچھا۔ خوبصورت	صَلٰوةٌ	نماز
خُبْزٌ	روٹی	ضَوْءٌ	روشنی۔ چمک
دَرْسٌ	سبق	طَيِّبٌ	اچھا۔ پاک

ظَالِمٌ	ظلم کرنے والا	مَاءٌ	پانی
عَادِلٌ	انصاف کرنے والا	نَهَارٌ	دن
غَفُوْرٌ	بڑا بخشنے والا	وَلَدٌ	لڑکا
فَاسِقٌ	بدکار	هِرٌّ	بِلا
قَبِيْحٌ	بُرا۔ بدصورت	يَوْمٌ	دِن
كَرِيْمٌ	بزرگ۔ سخی	وَ	اور
لَبَنٌ	دودھ	اَوْ	یا

مشق نمبر۱

تنبیہ۔ بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کیا کرو یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت نہ پڑھو: اَلْبَيْتُ کو اَلْبَيْتْ، اَلزَّكٰوةُ کو اَلزَّكٰوهْ پڑھا کرو۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھیرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کرلیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر: خُبْزٌ وَلَبَنٌ۔

سلسلۂ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو۔

(۱) اَلْبَيْتُ (۲) اَلتَّمْرُ (۳) اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ (۴) خُبْزٌ وَلَبَنٌ (۵) صَالِحٌ اَوْ فَاسِقٌ (۶) اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِيْحُ (۷) اَلْمَاءُ وَالْخُبْزُ (۸) اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ (۹) جَاهِلٌ وَعَالِمٌ (۱۰) اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ (۱۱) دَرْسٌ وَكِتَابٌ (۱۲) اَلْعَادِلُ اَوِ الظَّالِمُ (۱۳) جَمَلٌ وَفَرَسٌ۔

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۶۔ ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ "کوئی" یا "ایک" یا "کچھ" نہ لگا ہو اس کے ترجمے میں حرف تعریف لگاؤ۔

(۱) کوئی ایک گھوڑا (۲) کوئی ایک آدمی (۳) ایک مرد اور ایک گھوڑا (۴) کچھ روٹی اور کچھ پانی (۵) ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر (۶) نماز اور عالم (۷) نیک یا بد (۸) آدمی یا گھوڑا (۹) دودھ اور روٹی (۱۰) ایک انسان اور ایک گھوڑا (۱۱) بدصورت اور خوبصورت (۱۲) ایک بلا اور ایک لڑکا (۱۳) چاند اور سورج (۱۴) اونٹ یا گھوڑا۔

سوالات نمبر ۱

(۱) کلمہ کی تعریف کرو۔

(۲) کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۳) اسم اور فعل میں بڑا فرق کیا ہے؟

(۴) زمانے کتنے ہیں؟

(۵) الفاظ ذیل میں اسم، فعل اور حرف کی تمیز کرو:۔

هُوَ، مِنْ، ضَرَبَ، يَذْهَبُ
بَلَدٌ (شہر)، اَلْفَرَسُ، اِلٰى،
سَمْعٌ (سُننا)

(۶) اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو

(۷) اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۸) ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ پہچانو:۔

زَيْدٌ، مَكَّةُ، بَلَدٌ، رَجُلٌ
اَلطَّيِّبُ، نَحْنُ (ہم)، اَلْفَرَسُ
حَسَنٌ، قَبِيْحٌ، هٰذَا

(۹) مذکورہ الفاظ میں کون کون سی قسم کے معرفہ اور نکرہ ہیں؟

(۱۰) اَلْ کے اَ کو کیا کہتے ہیں؟

(۱۱) هُوَ کو اَلْوَلَدُ، اِسْمٌ اور اِبْنٌ کے ساتھ ملا کر پڑھو۔

(۱۲) اِسْمٌ اور اِبْنٌ پر اَلْ داخل ہو تو کس طرح پڑھینگے؟

(۱۳) نون تنوین کسے کہتے ہیں؟

(۱۴) تنوین والا لفظ معرف باللام کے ساتھ کس طرح ملایا جائے؟

(۱۵) حروف قمریہ کون سے ہیں اور حروف شمسیہ کون سے؟

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

مرکبات

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مُرَکَّب۔

۲۔ مُرَکَّب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ناقص اور تام۔

(۱) مرکّب ناقص وہ ہے جس کے سُننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کوئی حکم سمجھا جائے نہ خواہش۔ بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو: رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔

(۲) مُرَکَّب تام وہ ہے جس کے سُننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش سمجھ میں آجائے: اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا ایک خبر معلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ خُذِ الْكِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا۔ رَبِّ اُرْزُقْنِيْ (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی۔ مرکب تام کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مرکّب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے۔ توصیفی۔ اضافی۔ عَدَدی وغیرہ جن میں سے مرکّب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مرکّباتِ ناقصہ کا نیز جملہ کا بیان آئندہ ہوگا۔

مُرَکَّب تَوصِیفِی

۴۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتائے وہ مرکب توصیفی ہے : رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک)۔ دیکھو اِس مثال میں لفظ صَالِح لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت بتاتا ہے ؛

۵۔ مرکب توصیفی میں پہلا جزو اسم ذات (دیکھو سبق ۱۔۴) ہوتا ہے اور دوسرا اسم صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال میں رَجُل اسم ذات ہے اور صَالِح اسم صفت ؛

۶۔ مرکب توصیفی میں پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِح صفت ہے ؛

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ جیسے رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جزو نکرہ ہیں۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ دونوں جزو معرفہ ہیں ؛

۸۔ جو اعرابی[1] حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی ؛

۹۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتے ہیں ؛

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲

بُسْتَانٌ	باغ	كَبِيْرٌ	بڑا
بَحْرٌ	سمندر۔ دریا	عَمِيْقٌ	گہرا
بِطِّيْخٌ	تربوز۔ خربوزہ	تَرِدِيْءٌ	نکما

[1] اس کی تفصیل سبق ۱۰ میں آئیگی ؛

تُفَّاحٌ	سیب	جَیِّدٌ	عمدہ
رُمَّانٌ	انار	حُلْوٌ	میٹھا
شَارِعٌ	بڑا راستہ۔ شاہراہ	عَرِیْضٌ	چوڑا
قَصْرٌ	محل۔ حویلی	مَشِیْدٌ	مضبوط
مَحَلٌّ	جگہ	نَظِیْفٌ	ستھرا
مَسْجِدٌ	مسجد	وَسِیْعٌ	کشادہ
مَلِكٌ	بادشاہ	عَظِیْمٌ	بزرگی والا۔ بڑا شاندار
جُبْنٌ	پنیر	مَالِحٌ یا مِلْحٌ	کھارا۔ نمکین
قَلَمٌ	قلم	صَغِیْرٌ	چھوٹا
وَرْدٌ	گلاب کا پھول	اَحْمَرُ (بغیر تنوین کے)	سُرخ

تنبیہ۔ اوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے۔ دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب توصیفی تیار کرسکتے ہو۔

مشق نمبر ۲

(۱) اَللّٰهُ الْعَظِیْمُ (۲) اَلرَّسُوْلُ الْكَرِیْمُ (۳) قَصْرٌ عَظِیْمٌ
(۴) اَلْبَیْتُ الصَّغِیْرُ (۵) بُسْتَانٌ نَظِیْفٌ (۶) تَمْرٌ حُلْوٌ
(۷) اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ (۸) مَلِكٌ صَالِحٌ (۹) اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ (۱۰) شَیْءٌ

طَبِیْبٌ (۱۱) اَلرَّجُلُ الطَّبِیْبُ (۱۲) مُحَمَّدُنِ الرَّسُوْلُ (۱۳) رَبٌّ غَفُوْرٌ (۱۴) ذَنْبٌ عَظِیْمٌ (۱۵) رَجُلٌ قَبِیْحٌ (۱۶) اَلْجُبْنُ الرَّدِیْءُ (۱۷) خُبْزٌ جَیِّدٌ وَتَمْرٌ حُلْوٌ (۱۸) اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِكُ الْكَرِیْمُ (۱۹) تُفَّاحٌ اَحْمَرُ (۲۰) اَلْبِطِّیْخُ الْحُلْوُ (۲۱) اَلْوَرْدُ الْاَحْمَرُ ؎

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مضبوط مکان (۲) چھوٹا گھر (۳) ایک خوبصورت پھول (۴) بدصورت مرد (۵) چوڑا راستہ (۶) کوئی ایک نیک مرد (۷) میٹھا دودھ (۸) انصاف کرنے والا بادشاہ (۹) شاندار محل (۱۰) آسان سبق (۱۱) ایک خوبصورت گھوڑا (۱۲) ایک میٹھا پھل (۱۳) چھوٹی جگہ (۱۴) عمدہ گھوڑا (۱۵) کشادہ گھر (۱۶) عمدہ روٹی یا اچھا دودھ (۱۷) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا (۱۸) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ ؎

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

تذکیر و تانیث[1]

۱- جنس کے اعتبار سے اسم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) مُذَکَّر (۲) مُؤَنَّث جیسے اِبْنٌ (بیٹا) مذکر ہے۔ اِبْنَةٌ (بیٹی) مؤنث ہے ؎

[1] دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲ و ۲۳ ؎

۲۔ اسم مذکر کے آخر میں ۃ (تائے تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اِبْنٌ سے اِبْنَةٌ ہو گیا۔ اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ۔ مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِكَةٌ (ملکہ یا بادشاہ بیگم) وغیرہ (اس قاعدہ کا استعمال زیادہ تر اسم صفت میں ہوتا ہے۔ لیکن اسم ذات میں بہت کم)۔

۳۔ بعض اسموں کے آخر میں الف مقصورہ (ی) یا الف ممدودہ (ـاء) تأنیث کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً حُسْنٰی (بہت خوبصورت عورت) زَهْرَاءُ (آب و تاب والی)۔ (فقرہ ۲ اور ۳ کے مؤنث قیاسی کہلاتے ہیں)

۴۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ (ایسے مؤنث سماعی کہلاتے ہیں)

(الف) جو اسم کسی عورت (مؤنث) پر بولا جائے: اُمٌّ (ماں) عَرُوْسٌ (دلہن) هِنْدٌ (ایک عورت کا نام۔ ہندوستان)۔

(ب) ملکوں کے نام: مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ ملکِ مصر) اَلشَّامُ (ملک شام) اَلرُّوْمُ (ملکِ روم)۔

(ج) اُن اعضا کے نام جو جُفت جُفت ہیں: يَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پاؤں) اُذُنٌ (کان) عَيْنٌ (آنکھ)۔

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہیں جن کو اہلِ عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں[1]۔ جن میں سے چند ذیل میں درج ہیں:۔

[1] تمام حروف تہجی کے نام (کہ اَلِفٌ، بَاءٌ، تَاءٌ، ثَاءٌ، جِيْمٌ، حَاءٌ وغیرہ) مؤنث سماعی میں شامل ہیں۔

أَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سُورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِيحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

۵۔ بعض اسموں کے آخر میں ۃ ہوتی ہے مگر ان کا استعمال مذکر کے جیسا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ مردوں پر بولے جاتے ہیں: طَرَفَةُ (ایک شاعر کا نام ہے) خَلِيفَةٌ (مسلمانوں کا پادشاہ) عَلَّامَةٌ[1] (بہت بڑا عالم)

۶۔ یاد رکھو جس طرح اعراب اور تعریف و تنکیر میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے اُسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی مطابق ہوتی ہے

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

بَلْدَةٌ	شہر	فَاطِمَةُ (بغیر تنوین کے)	خاص نام عورت کا
اَلْحَكِيمُ	حکمت سے بھرا ہوا۔ دانا	اَلْقُرْآنُ	قرآن (شریف)
شَدِيدٌ	سخت	قَصِيرٌ	کوتاہ
صَادِقٌ	سچّا	قَلْبٌ	دِل
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا
طَوِيلٌ	لمبا	مُوْقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
غَارِبٌ	غروب ہونے والا	نَهْرٌ	نہر۔ ندی
فَرِيضَةٌ	فرض۔ ضروری کام		

[1] مؤنث کے لئے بھی بولا جاتا ہے

مشق نمبر ۳

(۱) اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲) لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ (۳) اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ (۴) رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ (۵) اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ (۶) بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ (۷) دَارٌ عَظِيْمَةٌ (۸) نَارٌ مُوْقَدَةٌ (۹) اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ (۱۰) هِنْدُ نِ الصَّادِقَةُ (۱۱) اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ (۱۲) اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْغَارِبُ (۱۳) اَلصَّلٰوةُ الْفَرِيْضَةُ (۱۴) فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ (۱۵) اَلْاِبْنَةُ الْحُسْنٰى (۱۶) حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ (۱۷) طَرَفَةُ الشَّاعِرُ (۱۸) رَشِيْدُ نِ الْعَلَّامَةُ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک خوبصورت لڑکی (۲) نیک خلیفہ (۳) دانا مرد (۴) فرض زکوٰۃ (۵) کوئی ایک فرض نماز (۶) ایک چھوٹی رات (۷) بڑا دن (۸) اچھی چیز (۹) بدصورت دُلہن (۱۰) غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند (۱۱) تُند ہَوا (۱۲) دراز ندّی (۱۳) لمبی لڑائی (۱۴) کوتاہ ہاتھ (۱۵) ایک اطمینان والا دل (۱۶) محمّد جو نیک ہے (۱۷) بہت علم والی فاطمہ۔

الدَّرْسُ الخَامِسُ

وحدت وجمع

۱۔ تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی میں اسم تین قسم کا ہوتا ہے[1]۔

(۱) واحد یا مُفْرَد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک مرد۔

(۲) تثنیہ جو دو پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ دو مرد۔

(۳) جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ دو سے زیادہ مرد۔

۲۔ واحد کے آخر میں ـَانِ (حالتِ رفعی میں۔ دیکھو سبق ۱۰-۲) یا ـَيْنِ (حالتِ نصبی وجری میں۔ دیکھو سبق ۱۰-۲) بڑھانے سے تثنیہ ہوجاتا ہے: مَلِكٌ (ایک بادشاہ)، مَلِكَانِ یا مَلِكَيْنِ (دو بادشاہ)۔ اسی طرح مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ یا مَلِكَتَيْنِ۔

تنبیہ ۱:۔ صرف ونحو کی مروجہ کتابوں میں ـَانِ اور ـَيْنِ نہیں لکھتے بلکہ تشریح کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں "الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور" یا "یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور" لگانے سے تثنیہ بنتا ہے۔ ہم نے اختصار کے لئے مذکورہ علامت کا لکھنا مناسب جانا۔

[1] بخلاف انگریزی وفارسی وغیرہ کے کیونکہ ان میں تثنیہ نہیں ہوتا۔

ـَانِ اور ـَیْنِ کے تلفّظ کے لئے عارضی طور پر زبر کے ساتھ ہمزہ کی آواز ملاکر اَنِ اور اَیْنِ کہہ سکتے ہو۔ اس قسم کی علامتیں آئندہ بہت آئینگی۔ ہر جگہ اسی طرح تلفظ کرلیا کرو۔

۳۔ جمع دو قسم کی ہوتی ہے (۱) جمع سالم [اَلْجَمْعُ السَّالِمُ] (۲) جمع مکسّر [اَلْجَمْعُ الْمُکَسَّرُ = توڑی ہوئی جمع]۔

جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کی صورت سلامت رہکر آخر میں کچھ اضافہ ہوا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) مذکر جس کے آخر میں ـُوْنَ (حالتِ رفعی میں) یا ـِیْنَ (حالتِ نصبی وجرّی میں) بڑھائیں : مُسْلِمٌ (ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ۔

(۲) مؤنّث جس کے آخر میں ـَاتٌ (حالتِ رفعی میں) یا ـَاتٍ (حالتِ نصبی وجرّی میں) بڑھایا جائے : مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ۔

جمع مکسّر وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی یعنی بدل جاتی ہے اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دئے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات وسکنات میں تغیّر وتبدّل ہو جاتا ہے :

لہ مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے جیسے فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ ان کا شمار بھی جمع مکسّر میں ہے۔

نَهْرٌ سے اَنْهُرٌ۔ رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ وَزِيْرٌ سے وُزَرَاءُ۔ كِتَابٌ سے كُتُبٌ۔ خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُبٌ وغیرہ جمع مکسّر کا مفصّل بیان سبق ۱۲ میں ہوگا۔

تنبیہ ۳۔ بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکر کی طرح بھی آتی ہے مثلاً سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یا سِنِيْنَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آخر میں جو نون ہوتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۲)۔

۴۔ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہیں۔ اُن کے واحد کے لئے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ درحقیقت جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں: قَوْمٌ (قوم)، رَهْطٌ (گروہ، جماعت)۔ عبارت میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا: قَوْمٌ صَالِحُوْنَ۔

۵۔ تیسرے اور چوتھے سبقوں میں تم پڑھ چکے ہو۔ اعراب، تعریف وتنکیر اور تذکیر وتانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ وحدت۔ تثنیہ وجمع میں بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہئے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے

تم سمجھ لوگے)۔

لیکن جبکہ موصوف غیر عاقل[1] کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث) تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اَیَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَیَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴

اَلْآتِي	آئندہ۔ آنے والا	زَعْلَانٌ	ناخوش۔ ناراض
اٰیَةٌ	نشان۔ قرآن کی آیت	شَهْرٌ	مہینہ
بَیِّنَةٌ	ظاہر۔ کھلی ہوئی	کَسْلَانٌ	تھکا ماندہ
اَلْجَارِي	رواں۔ بہنے والا	لَاعِبٌ	کھیلنے والا
اَلْمَاضِي	گذشتہ	لَامِعٌ	چمکدار
حَارَةٌ	محلہ	مَبْسُوْطٌ	خوشدل
خَادِمٌ	خدمتگار۔ نوکر	مُجْتَهِدٌ	محنتی۔ چست
خَبَّازٌ	نانبائی	مُسْنَدٌ	سہارا لگائے ہوئے
خَیَّاطٌ	درزی	مَشْغُوْلٌ	مشغول۔ مصروف
تَعْبَانٌ	تھکا ماندہ	مُظْلِمٌ	اندھیرا۔ اندھیرا کرنے والا

[1] عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جن اور فرشتوں کا شمار عقلاء میں ہے۔ باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔

مُعَلِّمٌ	سکھانے والا۔ اُستاد	نَجَّارٌ	بڑھئی
مُنِيْرٌ	روشن۔ روشن کرنیوالا		

مشق نمبر ۴

(۱) اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ (۲) اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ (۳) اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ (۴) مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (۵) اَللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ (۶) قَمَرٌ مُنِيْرٌ (۷) اَلشَّمْسُ الْمُنِيْرَةُ (۸) اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ (۹) اَلسَّنَةُ الْمَاضِيَةُ (۱۰) اَلشَّهْرُ الْجَارِيْ (۱۱) اَلْاَنْهُرُ الْجَارِيَةُ[ا] (۱۲) حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ[ب] (۱۳) خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ (۱۴) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّاعِبَتَانِ (۱۵) اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ (۱۶) رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ (۱۷) اَلسَّنُوْنَ الْاٰتِيَةُ[ج] (۱۸) اَلْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيْرَةُ[د] (۱۹) اَلنَّجَّارُوْنَ الْكَسْلَانُوْنَ وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ (۲۰) زَيْدٌ نِ الزَّعْلَانُ (۲۱) عَمْرُوْ نِ الْمَبْسُوْطُ (۲۲) اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ* (۲۳) خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ[ه]۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک چمکدار آنکھ (۲) دو محنتی مرد (۳) مشغول نانبائی (۴) دو تھکے ہوئے بڑھئی (۵) روشن دن (۶) خوبصورت درزنیں (۷) تھکے ہوئے نوکر (۸) سُست درزی (۹) بہتی نہریں (۱۰) بڑے جانور (۱۱) سالِ رواں (۱۲) ماہِ گذشتہ (۱۳) گزرے ہوئے سال (۱۴) خوشدل خادم۔

ا سے ہ تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لئے اس کی صفت واحد مؤنث ہے۔

* موصوف غیر عاقل کی جمع اور اس کی صفت بھی جمع ہے۔

سوالات نمبر ۲

(۱) مرکب کسے کہتے ہیں؟

(۲) مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۳) مرکب توصیفی کیا ہے؟ اور اس کے ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟

(۴) صفت کو کون کون سی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہیئے؟ اور مستثنیٰ صورتیں کون کون سی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو

(۵) علامتِ تانیث کیا ہے؟

(۶) کون سے الفاظ بغیر علامتِ تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں؟

(۷) علامتِ تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکر مانے جاتے ہیں؟

(۸) تثنیہ اور جمع سالم بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

(۹) جمع مکسّر کسے کہتے ہیں اور اس کے بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

(۱۰) نَهْرٌ۔ رَجُلٌ اور خَشَبٌ کی جمع مکسّر کیا ہوگی؟

(۱۱) سَنَةٌ کی جمع کیا ہوگی؟

(۱۲) اسم جمع اور جمع میں کیا فرق ہے؟

(۱۳) ذیل میں لکھے ہوئے اسموں اور صفتوں سے جس قدر ممکن ہو مرکب توصیفی بناؤ:۔ قَمَرٌ، شَمْسٌ، عِنَبٌ (انگور)، لَبَنٌ، عَسَلٌ (شہد) حَرْبٌ، اَرْضٌ، بِنْتَانِ، رِجَالٌ، سِنُوْنَ، كُتُبٌ، اَيَّامٌ، حُلْوٌ، صَالِحٌ، نَافِعٌ، مُنِيْرٌ، مُدَوَّرٌ (گول)، مَاضِيَةٌ، جَارِيَةٌ۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ

۱- تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳-۲) اب یہ بھی یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے: اِسْمِيَّه اور فِعْلِيَّه +

جملۂ اسمیّہ (اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزو اسم ہو: زَيْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے) +

جملۂ فعلیّہ (اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزو فعل ہو: حَسُنَ زَيْدٌ (زید خوبصورت ہوا) +

ذیل میں جملۂ اسمیہ کے متعلق ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں اور جملۂ فعلیّہ کا بیان سبق ۱۴ میں ہوگا +

جملۂ اسمیّہ میں عموماً پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کی مثال میں زَيْدٌ اسم معرفہ ہے اور حَسَنٌ اسم نکرہ +

تنبیہ ۱- جملۂ اسمیّہ اور مرکب توصیفی میں اتنا ہی فرق ہے کہ مرکب توصیفی میں دونوں اجزا تعریف وتنکیر میں یکساں ہوتے ہیں اور جملۂ اسمیہ میں پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ۔ چنانچہ مثالِ مذکورہ میں اگر پہلے جزو زید کی جگہ

کوئی اسم نکرہ رکھیں اور کہیں رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد)۔ یا دوسرے جزو حَسَنٌ پر اَل لگا کر معرفہ کر دیں اور کہیں زَیْدُنِ الْحَسَنُ تو یہ دونوں صورتیں مرکب توصیفی ہو جائینگی ۔

البتہ جب جملۂ اسمیہ کا دوسرا جزو ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہو سکے[1] تو جائز ہے کہ جملۂ اسمیہ کا دوسرا جزو بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (میں یوسف ہوں)۔ یا مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر فاصل لائی جائے: الرَّجُلُ هُوَ الصَّالِحُ (مرد نیک ہے) الرِّجَالُ هُمُ الصَّالِحُوْنَ (مرد نیک ہیں)۔ اگر یہاں سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی ہو جائینگے۔

تنبیہ ۲۔ جیسا کہ فارسی میں "است ۔ اند" وغیرہ اور اُردو میں "ہے ۔ ہیں" وغیرہ کلماتِ ربط ہیں۔ اس طرح عربی میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یہ معنی جملے میں خود پیدا ہوتے ہیں چنانچہ زَیْدٌ عَالِمٌ کے معنی ہیں۔ "زید عالم ہے"۔

۳۔ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

۴۔ عموماً مبتدا اور خبر مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتے ہیں ۔

---

[1] جیسے اسم علم یا ضمیر یا اسم اشارہ ہو ۔

۵۔ صفت کی طرح خبر بھی وحدت، تثنیہ وجمع اور تذکیر و تانیث میں اپنے مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مگر جبکہ مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ مثلاً

اَلرَّجُلُ صَادِقٌ	مرد سچا ہے	مبتدا واحد مذکر عاقل
اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ	دو مرد سچے ہیں	" تثنیہ " "
اَلرِّجَالُ صَادِقُوْنَ	بہت مرد سچے ہیں	" جمع " "
اَلْمَرْءَةُ صَادِقَةٌ	عورت سچی ہے	" واحد مؤنث "
اَلْمَرْءَتَانِ صَادِقَتَانِ	دو عورتیں سچی ہیں	" تثنیہ " "
اَلنِّسَاءُ صَادِقَاتٌ	بہت عورتیں سچی ہیں	" جمع " "
اَلرِّيْحُ شَدِيْدَةٌ	ہوا تند ہے	" واحد " غیر عاقل
اَلرِّيْحَانِ شَدِيْدَتَانِ	دو ہوائیں تند ہیں	" تثنیہ " "
اَلرِّيَاحُ شَدِيْدَةٌ	ہوائیں تند ہیں	" جمع " "

تنبیہ ۳۔ مذکورہ مثالوں میں اگر دوسرے جزو کو مُعَرَّف بِاللَّامِ کردیں یا پہلے جزو پر سے اَلْ نکال ڈالیں تو سب مثالیں مرکب توصیفی کی ہوجائیں گی۔

٦۔ اگر مبتدا دو ہوں اور جنس میں مختلف یعنی ایک مذکر دوسرا مؤنث تو خبر میں مذکر کا لحاظ رکھا جائیگا۔ یعنی خبر مذکر ہوگی جیسے

اَلْاِبْنُ وَالْاِبْنَةُ حَسَنَانِ (بیٹا اور بیٹی خوبصورت ہیں)+

۷۔ مبتدا اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں کبھی مرکّب۔ مفرد کی مثالیں تو لکھی گئیں۔ مرکّب کی مثالیں یہ ہیں:-

اَلرَّجُلُ الطَّیِّبُ ــ حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) مبتدا مرکّب توصیفی ہے

زَیْدٌ ــ رَجُلٌ طَیِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے) خبر مرکب توصیفی ہے

۸۔ جملۂ اسمیہ پر مَا یا لَیْسَ داخل ہونے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اکثر خبر پر بِ لگا کر خبر کو جرّ دیتے ہیں۔ اس بِ کے کچھ معنی نہیں لئے جاتے: مَا زَیْدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہیں ہے)۔ لَیْسَ زَیْدٌ بِرَجُلٍ قَبِیْحٍ (زید بُرا مرد نہیں ہے)+

۹۔ جملۂ اسمیہ پر اکثر حرف اِنَّ (بیشک) بھی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے اور خبر بدستور مرفوع ہوتی ہے اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ (بیشک زمین گول ہے)+

تنبیہ ۴۔ کسی جملے میں استفہام کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اُس پر هَلْ یا اَ لگادو: اَزَیْدٌ عَالِمٌ؟[1] هَلِ الرَّجُلُ عَالِمٌ؟[2]

سلسلۂ الفاظ نمبر ۵

اَمْ	یا (استفہام کے موقع پر)	بَلٰی	ہاں کیوں نہیں
بَقَرٌ (اسم جنس)	گائے۔ بیل	جَدِیْدٌ	نیا

[1] کیا زید عالم ہے [2] کیا مرد عالم ہے؟

جِدًّا	بہت ہی	قَدِیْمٌ	پرانا
جَالِسٌ۔ قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا یا بیٹھنے والا	کَلْبٌ	کتا
حَارِسٌ	نگہبانی کرنے والا	مَشْهُوْرٌ۔ مَعْرُوْفٌ	مشہور
شَاةٌ	بکری	مُؤْمِنٌ	ایماندار۔ مسلمان
فِیْلٌ	ہاتھی	نَعَمْ	ہاں۔ جی ہاں
قَائِمٌ	کھڑا	ضَخْمٌ	بڑی جسامت والا

ضَمَائِرُ مَرْفُوْعَه مُنْفَصِلَه

	※	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ (وہ ایک مرد)	اَنْتَ (تو ایک مرد)	اَنَا (میں ایک مرد)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو مرد)	اَنْتُمَا (تم دو مرد)	نَحْنُ (ہم دو مرد)
	جمع	هُمْ (وہ بہت مرد)	اَنْتُمْ (تم بہت مرد)	" (ہم بہت مرد)
مؤنث	واحد	هِيَ (وہ ایک عورت)	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنَا (میں ایک عورت)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو عورتیں)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیں)
	جمع	هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	" (ہم بہت عورتیں)

تنبیہ ۵۔ یہ ضمیریں جملوں میں اکثر مبتدا واقع ہوتی ہیں اس لئے انھیں مرفوع فرض کرلیا گیا (دیکھو سبق ٦۔۴) اور چونکہ تلفظ میں مستقل ہیں اس لئے منفصل کہلاتی ہیں ÷

یہ بھی یاد رکھو کہ اَنَا کو ہمیشہ اَنَ بغیر الف کے پڑھنا چاہئے ÷

※ یہ گردان اوپر سے نیچے پڑھو ÷

مشق نمبر ۵

تنبیہ ۷۔ بولتے وقت جملوں کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو جیسا کہ مشق نمبر ۱ میں لکھا گیا مگر لکھنے میں ابتداءً حرکتیں ضرور لکھا کرو۔

(۱) اَلْوَلَدُ قَائِمٌ	(۲) اَلْاِبْنَةُ جَالِسَةٌ
(۳) هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ ؟	نَعَمْ هُوَ قَائِمٌ
(۴) هَلِ الْاِبْنَةُ قَائِمَةٌ ؟	لَا۔ هِيَ جَالِسَةٌ
(۵) اَهٰذَا الرَّجُلُ نَجَّارٌ اَمْ خَبَّازٌ ؟	هُوَ خَبَّازٌ مَا هُوَ بِنَجَّارٍ
(۶) اَطَرَفَةُ شَاعِرٌ ؟	نَعَمْ هُوَ شَاعِرٌ مَعْرُوْفٌ
(۷) هَلْ اَنْتُمْ خَيَّاطُوْنَ ؟	مَا نَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ
(۸) هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ ؟	نَعَمْ۔ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ صَالِحَاتٌ
(۹) اَاَنْتَ يُوْسُفُ الْعَلَّامَةُ ؟	اَنَا يُوْسُفُ لٰكِنْ مَا اَنَا بِعَلَّامَةٍ
(۱۰) هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ ؟	لَا۔ هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ
(۱۱) هَلِ الْحَارَاتُ نَظِيْفَةٌ ؟	نَعَمْ۔ هِيَ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ
(۱۲) اَلَيْسَ الْبَقَرُ بِحَيَوَانٍ نَافِعٍ ؟	بَلٰى۔ اَلْبَقَرُ حَيَوَانٌ نَافِعٌ جِدًّا

(۱۳) اِنَّ الْكَلْبَ حَيَوَانٌ حَارِسٌ (۱۴) اِنَّ الْمَرْءَةَ الصَّالِحَةَ جَالِسَةٌ (۱۵) اِنَّ الْمَرْءَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵-۲) جَالِسَتَانِ (۱۶) اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵-۲) مُجْتَهِدُوْنَ۔

ذیل کی مثالوں میں مبتدا یا خبر کی خالی جگہ کو پڑھے ہوئے مناسب الفاظ سے پُر کرو :-

اَلدَّارُ	اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ ....
اَلْبَيْتُ لَيْسَ بِـ	.... كَسْلَانَةٌ
هَلِ التُّجَّارُ	اَنَا ....
نَعَمْ هُوَ	هُمَا ....
هَلْ ..... كَسْلَانٌ ؟	هَلِ الْاِبْنَةُ ..... اَمْ .....
اَلَيْسَ الْكَلْبُ بِـ ...... ؟	اَلشَّاةُ ..... وَالْكَلْبُ ....
بَلٰى .... حَارِسٌ	اَلْخَيَّاطُ ..... وَالْخَيَّاطَةُ .....
اَلْفِيْلُ ...... ضَخْمٌ	اَهٰذَا الْوَلَدُ ..... اَمْ .....
اَلْمَرْءَةُ الصَّادِقَةُ	اِنَّ ..... مُجْتَهِدٌ
اَلْاِبْنَتَانِ	اِنَّ ...... كَسْلَانَتَانِ
	اِنَّ ...... مُجْتَهِدَاتٌ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا لڑکا کھڑا ہے ؟ نہیں وہ بیٹھا ہے .

(۲) کیا لڑکی بیٹھی ہے ؟ نہیں وہ کھڑی ہے .

(۳) کیا دو لڑکے حاضر ہیں ؟ جی ہاں ! وہ دونوں حاضر ہیں .

(۴) کیا دو لڑکیاں ایماندار ہیں؟	جی ہاں! وہ دونوں ایماندار ہیں.
(۵) کیا عورتیں سچی ہیں؟	جی ہاں! وہ سچّی ہیں.
(۶) کیا معلّم غائب ہے؟	نہیں! معلّم حاضر ہے.
(۷) کیا وہ (جمع) بڑھئی ہیں؟	نہیں! وہ درزی ہیں.
(۸) کیا وہ یوسف ہے؟	جی ہاں: وہ یوسف ہے.
(۹) کیا تو محمود ہے؟	نہیں! میں حامد ہوں.
(۱۰) کیا مکان پُرانا ہے؟	نہیں! مکان نیا ہے.
(۱۱) کیا وہ عورتیں درزنیں ہیں؟	نہیں! وہ اُستانیاں ہیں.
(۱۲) تم عالم ہو یا جاہل؟	ہم جاہل نہیں ہیں.
(۱۳) کیا ہاتھی ایک شاندار جانور نہیں ہے؟	کیوں نہیں! ہاتھی ایک شاندار جانور ہے.
(۱۴) کُتّا کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟	کُتّا کھڑا نہیں بلکہ بیٹھا ہے.

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ ۷

مرکّبِ اضافی

۱- جس مرکب میں دونوں جزو اسم ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو اُسے مرکّب اضافی کہتے ہیں۔ مثلاً کِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)، خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)، مَاءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی)

۲ ۔ دو اسموں میں اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (اَلْاِضَافَةُ) ہے ؛

۳ ۔ مرکّب اضافی کے پہلے جزو کو مضاف (منسوب) اور دوسرے کو مُضَافٌ اِلَیْهِ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے ؛

۴ ۔ مضاف پر نہ تو لام تعریف (اَلْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین برخلاف مُضَافٌ اِلَیْه کے (دیکھو اوپر کی مثالیں) ؛

۵ ۔ مُضَافٌ اِلَیْه ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے ؛

۶ ۔ مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے ؛

۷ ۔ مرکب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پورا جملہ نہیں ہوتا (دیکھو سبق ۳ ۔ ۸) بلکہ جملے کا جزو ہوا کرتا ہے ۔ مثلاً مَاءُ النَّهْرِ عَذْبٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اِس جملے میں مَاءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور عَذْبٌ خبر ؛

۸ ۔ بعض اوقات ایک ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں جیسے بَابُ بَیْتِ الْاَمِیْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ) بَابُ بَیْتِ ابْنِ الْوَزِیْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ) ؛

مگر درمیانی مضاف الیہ اپنے مابعد کے مضاف ہوا کرتے ہیں اس لئے اُن پر لام تعریف یا تنوین نہیں لگا سکتے ؛

۹ ۔ پہلے سبق میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ ہو جاتا ہے : غُلَامُ زَیْدٍ یا غُلَامُ الرَّجُلِ

میں لفظ غلام بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۱۰۔ چونکہ عربی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہو سکتا اس لئے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیئے: غُلَامُ الْمَرْءَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک غلام)۔ اِس مثال میں "اَلصَّالِحُ" غلام کی صفت ہے اِس لئے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ بھی ہے۔

ذیل میں چند اور مثالیں لکھی جاتی ہیں ہر ایک کا فرق خوب سمجھ لو۔

وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ (مضاف کی صفت)	وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ (مضاف الیہ کی صفت)
مرد کا نیک لڑکا	نیک مرد کا لڑکا
بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ (مضاف کی صفت)	بِنْتُ الْمَرْءَةِ الصَّالِحَةِ (مضاف الیہ کی صفت)
مرد کی نیک لڑکی	نیک عورت کی لڑکی

تنبیہ۔ اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۶

اَسَدٌ	شیر	اَعُوْذُ	میں پناہ مانگتا ہوں
اِطَاعَةٌ	فرمانبرداری	اَلَا	سُنو۔ آگاہ ہو جاؤ

حِكْمَةٌ	دانائی	طِيبٌ	خوشبو
حَمْدٌ	تعریف	ظِلٌّ	سایہ
ذَاهِبٌ	جانے والا	قَدِيْرٌ	بہت قدرت والا
رَأْسٌ	سر	كُلٌّ	ہر ایک۔سب
رَحْمٰنُ (بغیر تنوین کے)	بہت ہی رحم کرنے والا	كُلُّ شَيْءٍ	ہر چیز
رَحِيْمٌ	بہت مہربان	لَحْمٌ	گوشت
رَجِيْمٌ	مردود۔ہانکا ہوا	مَا (موصولہ)	جو کچھ
زَوْجٌ	شوہر	مَخَافَةٌ	خوف
زَوْجَةٌ	بیوی	مِرْآةٌ	آئینہ
سُخْطٌ یا سَخَطٌ	غصّہ	مِلْحٌ	نمک۔کھارا
سُلْطَانٌ	پادشاہ۔غلبہ	نِسْيَانٌ	بھولنا۔بھول
سَمَاءٌ (جمع سَمٰوٰتٌ)	آسمان	وَالِدَانِ وَالِدَيْنِ	ماں باپ
طَلَبٌ	طلب کرنا		

چند حروفِ جارّہ جو اسم پر داخل ہوتے اور اُسے جرّ (زیر) دیتے ہیں:-

بِ = ساتھ۔سے۔میں۔کو مثلاً بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)

فِيْ = میں ، فِيْ بَيْتٍ (گھر میں) فِي الْبُسْتَانِ (باغ میں)

عَلٰى = پر ، عَلٰى جَبَلٍ (پہاڑ پر) عَلَى الْعَرْشِ (عرش پر)

مِنْ = سے مثلاً مِنْ زَيْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)

اِلٰی = طرف۔ تک ” اِلٰی بَلَدٍ (شہر کی طرف) اِلَی الْکُوْفَةِ (کوفہ تک)

لِ = کے واسطے۔ کو۔ کے ” لِزَيْدٍ (زید کے واسطے) قُلْتُ لِزَيْدٍ (میں نے زید کو کہا)

كَ = مانند۔ جیسا ” کَرَجُلٍ (مرد کے جیسا) کَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)

عَنْ = سے۔ کی طرف سے ” عَنْ زَيْدٍ (زید سے۔ زید کی طرف سے)

مشق نمبر ۶

(۱) مَاءُ الْبَحْرِ (۲) لَبَنُ الْبَقَرِ (۳) لَحْمُ الشَّاةِ (۴) اُذُنُ الْفَرَسِ (۵) اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ [دیکھو سبق ۵ فقرہ ۲] (۶) بَيْتُ اللهِ (۷) ضَوْءُ الشَّمْسِ (۸) فِي السُّوْقِ وَالْبَيْتِ (۹) اِلَى الْمَسْجِدِ (۱۰) کَالْفَرَسِ (۱۱) بِالْمَاءِ وَالْمِلْحِ (۱۲) لِلْعَرُوْسِ (۱۳) عَنْ اَنَسٍ [نام ایک صحابی کا] (۱۴) مَاءُ الْبَحْرِ مِلْحٌ یا مَالِحٌ (۱۵) لَبَنُ الْبَقَرِ وَلَحْمُ الشَّاةِ طَيِّبَانِ (۱۶) اِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُوْدٌ (۱۷) اَلطِّيْبُ لِلْعَرُوْسِ (۱۸) نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ (۱۹) اَلْمُعَلِّمُ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۲۰) [1] اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ (۲۱) سَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ (۲۲) اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ (۲۳) رَاْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ (۲۴) اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللهِ فِي الْاَرْضِ (۲۵) [2] طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (۲۶) لَيْسَ الْكَلْبُ

[1] سے [2] تک حدیثیں ہیں۔

كَالْأَسَدِ (۲۷) لَيْسَ الْمَالُ لِزَيْدٍ (۲۸) فَاطِمَةُ رض بِنْتُ مُحَمَّدٍ ص رَسُولِ اللّٰهِ هِيَ زَوْجَةُ عَلِيٍّ رض وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَانِ لِعَلِيٍّ رض (۲۹) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (۳۰) بِسْمِ [بِاسْمِ] اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۳۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (۳۲) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (۳۳) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۳۴) اَلَا اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ +

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) بکری کا دودھ (۲) گائے کا سر (۳) ماں کی فرمانبرداری (۴) زید کا مال (۵) ہاتھی کا کان (۶) چاند کی روشنی (۷) گھر میں (۸) بازار تک (۹) اللہ اور رسول کے واسطے (۱۰) سر اور آنکھ پر (۱۱) لڑکے کا نام حامد ہے (۱۲) وہ گھر جا رہے ہیں (۱۳) ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں (۱۴) بکری کا دودھ لڑکی کے واسطے ہے (۱۵) رسول کی فرمانبرداری میں اللہ کی فرمانبرداری ہے (۱۶) عائشہ [عَائِشَةُ] بنتِ ابی بکر رض محمد رسولِ خدا کی بیوی ہیں (۱۷) وہ امیر کا لڑکا ہے (۱۸) ظالم بادشاہ پر اللہ کا غضب ہے (۱۹) جاہل عالم کے جیسا [برابر] نہیں ہے۔ (۲۰) خوشبو لڑکے کے لئے نہیں ہے (۲۱) وہ حامد کے لڑکے کی لڑکی ہے +

سوالات نمبر ۳

(۱) جملۂ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق کیا ہے؟

(۲) جملۂ اسمیہ اور مرکّب توصیفی کا فرق بتاؤ۔

(۳) جملۂ اسمیہ کے کتنے جزو ہوتے ہیں اور ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟

(۴) مبتدا اور خبر کا اعراب عمومًا کیا ہوتا ہے؟

(۵) عربی میں کلمۂ ربط کیا ہے؟

(۶) مبتدا اور خبر میں مطابقت کتنی باتوں میں ہونی چاہئے؟

(۷) اگر جملے میں دو مبتدا مختلف الجنس ہوں تو خبر میں کس کی رعایت ہوگی؟

(۸) لفظ اِنَّ کا مبتدا پر کیا اثر ہوتا ہے؟

(۹) کسی تثنیہ پر اور کسی لفظ کی جمع سالم مذکر و مؤنث پر اِنَّ لگا کر پڑھو۔

(۱۰) جملۂ اسمیہ میں نفی کے معنی کیونکر اور استفہام کے معنی کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں؟

(۱۱) ضمائر مرفوعہ منفصلہ کی گردان کرو۔

(۱۲) ضمیر کی گردان میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟

(۱۳) اَنَا کا تلفظ کس طرح کروگے؟

(۱۴) مختلف قسم کے دس جملۂ اسمیہ بناؤ۔

(۱۵) مرکّب اضافی اور اضافۃ کی تعریف کرو۔

(۱۶) مضاف پر کیا داخل نہیں ہوتا؟

(۱۷) مضاف الیہ کے آخر میں کیا اعراب ہوتا ہے؟

(۱۸) حروف جارّہ کا اسم پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اوزانِ کلمات

۱- عربی اِسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تینؔ سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ سے زیادہ اسم میں پانچؔ اور فعل میں چارؔ ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مِل جاتے ہیں۔ اُس وقت اسم اور فعل میں پانچؔ سے زائد حروف بھی جمع ہوجاتے ہیں[1]۔

تنبیہ ۱۔ حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات میں موجود رہے۔ اِلّا شاذ و نادر موقع پر حذف ہوجائے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جائے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو جیسے حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف اور مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واو زائد ہیں۔

۲- جن کلمات میں اصلی حروف تینؔ ہوں وہ ثُلاثی کہلاتے ہیں: فَرَسٌ۔ ضَرَبَ۔ چارؔ ہوں تو رُباعی: فِلْفِلٌ (مرچ) دَحْرَجَ (لڑھکایا)

[1] لیکن سب مِل ملا کر اسموں میں ساتؔ تک اور فعلوں میں چھؔ تک ہوتے ہیں۔ اس سے زائد نہیں۔ گردانوں کے ہیر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائیں تو وہ کسی شمار میں نہیں۔

اُس نے) پانچ ہوں تو خماسی: سَفَرْجَلٌ +

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکّب ہوں وہ مجرّد اور جن میں حروفِ زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں: کِبْرٌ (بڑائی) ثُلاثي مُجرّد ہے۔ تَکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا) ثُلاثي مزید فیہ ہے کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے +

تنبیہ ۲۔ افعال، اسماءِ مشتقہ[1] اور مصادر کا مجرّد یا مزید فیہ ہونا ان کے ماضي کے صیغۂ واحد مذکر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروفِ زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقّات اور مصدر بھی مجرّد سمجھے جائینگے: نَصَرَ (مدد کی اُس نے) فعل ثلاثی مجرّد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ۔ اسمِ فاعل نَاصِرٌ۔ اسمِ مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَةٌ بھی ثُلاثي مجرّد کہے جائینگے گو اُن میں حروفِ زوائد بھی ہیں۔ اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرّد میں حروفِ زوائد آئیں تو وہ مجرّد ہی رہیگا: رَجُلٌ ثُلاثي مجرّد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثلاثي مجرّد ہیں۔ کَبَّرَ (اُس نے تکبیر کہی) أَکْرَمَ (اُس نے تعظیم کی)

[1] جو اسم کسی مصدر سے بنایا جاوے وہ مشتق ہے جیسے اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، اسمِ صفت وغیرہ +

ثُلاثی مزید فیہ ہیں۔ پہلے میں ایک ب اور دوسرے میں
الف زائد ہے ✦

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور اُن کے حروفِ اصلیہ کو زوائد سے الگ بتلانے کے لئے ف۔ ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثی کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ۔ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً

قَلَمٌ کَتِفٌ[1] عَضُدٌ[2] کَذِبٌ

فَعَلٌ فَعِلٌ فَعُلٌ فَعْلٌ

کلمۂ موزون (جس کا وزن نکالا جائے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فاء کلمہ کہلاتا ہے (جیسے قَلَمٌ میں ق)۔ جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں ل) اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لام کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں م) ✦

جب لفظِ رُباعی کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف۔ ع کے بعد ایک ل کی بجائے دو ل لگاؤ۔ اور خماسی میں تین ل۔ مثلاً جَعْفَرٌ[3] کا وزن فَعْلَلٌ اور سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلَّلٌ ہوگا ✦

۴۔ وزن نکالتے وقت حروف اصلیہ کے مقابلے میں تو ف۔ ع اور

[1] کاندھا [2] بازو [3] خاص نام ✦

ل رکھے جائینگے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہینگے

كِبْرٌ كَبِيْرٌ أَكْبَرُ تَكْبِيْرٌ

فِعْلٌ فَعِيْلٌ أَفْعَلُ تَفْعِيْلٌ

مگر جب عینِ کلمہ یا لامِ کلمہ کو دُہرا کر ایک حرف زائد کیا گیا ہو تو وزن میں عین یا لام ہی دُہرا لیتے ہیں: کَبَّرَ (= کَبْ بَرَ) میں پہلی ب عین کلمہ ہے اور دوسری زائد۔ قاعدے سے تو اس کا وزن فَعْبَلَ ہونا چاہیئے لیکن اس کی بجائے اس کا وزن فَعَّلَ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اِحْمَرَّ میں آخر کی ر زائد ہے۔ اس کا وزن اِفْعَلَّ کہا جائیگا ؛

۵۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے مادّے (حروفِ اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے ؛

مشق نمبر ۷

کلماتِ ذیل کے اوزان نکالو:۔

رَجُلٌ ۔ شَرَفٌ (بزرگی) شَرِيْفٌ (بزرگ). أَشْرَافٌ (جمع شَرِيْفٌ کی). مَلِكٌ. مُلُوْكٌ (جمع مَلِكٌ کی). رَحْمٌ (مہربانی). رَحِيْمٌ. رَحْمٰنُ. كَرَمٌ (بزرگی سخاوت). كَرِيْمٌ. كِرَامٌ (جمع كَرِيْمٌ کی). عِلْمٌ (جاننا). عَالِمٌ. عُلَمَاءُ. عَالِمُوْنَ. عَقْرَبٌ (بچھو). غَضَنْفَرٌ (شیر). عَلَّامَةٌ. عَلَّمَ. تَعْلِيْمٌ. تَكَبُّرٌ. مُتَكَبِّرٌ. اِكْرَامٌ (تعظیم کرنا)؛

الدَّرْسُ السَّابِعُ

جمع مُکسّر

ا۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمع مُکسّر کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ محض اہلِ زبان سے سُن لینے پر موقوف ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں جمع مُکسّر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں :-

الف] اَفْعَالٌ : اَوْلَادٌ۔ جمع وَلَدٌ کی۔ اَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی اسی طرح شَرِیْفٌ۔ مَطَرٌ[1]۔ وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے ٭

ب] فُعُوْلٌ : مُلُوْكٌ جمع مَلِكٌ کی۔ اُسُوْدٌ جمع اَسَدٌ کی۔ حُقُوْقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حَقَقٌ) کی۔ اسی طرح شَاهِدٌ[2]۔ قَلْبٌ[3]۔ جُنْدٌ[4]۔ وَجْهٌ[5] وغیرہ کی ٭

ج] فِعَالٌ : کِلَابٌ جمع کَلْبٌ کی۔ ثِیَابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ[6] کی۔ اسی طرح رُمْحٌ[7]۔ رَجُلٌ۔ کَبِیْرٌ۔ صَغِیْرٌ۔ بَلَدٌ[8] کی ٭

د] فُعُلٌ : کُتُبٌ جمع کِتَابٌ کی۔ مُدُنٌ جمع مَدِیْنَةٌ[9] کی۔ اسی طرح سَفِیْنَةٌ[10]۔ صَحِیْفَةٌ[11]۔ طَرِیْقَةٌ[12]۔ رَسُوْلٌ وغیرہ کی ٭

---

[1] بارش [2] گواہ [3] دِل [4] لشکر [5] منہ۔ صورت [6] کپڑا [7] نیزہ [8] شہر [9] شہر [10] کشتی [11] چھوٹی کتاب [12] راستہ

ھ] اَفْعُلٌ: اَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ[1] کی۔ اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی۔ اسی طرح نَهْرٌ۔ بَحْرٌ۔ نَفْسٌ۔ عَيْنٌ وغیرہ کی ✦

و] فُعَلَاءُ: وُزَرَاءُ جمع وَزِيْرٌ کی۔ اُمَرَاءُ جمع اَمِيْرٌ کی۔ اسی طرح شَاعِرٌ۔ عَالِمٌ۔ سَفِيْهٌ[2]۔ اَمِيْنٌ[3]۔ وَكِيْلٌ[4]۔ اَسِيْرٌ[5] وغیرہ کی ✦

ز] اَفْعِلَاءُ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لئے ہے جو کہ فَعِيْلٌ کے وزن پر آتی ہوں: اَصْدِقَاءُ جمع صَدِيْقٌ[6] کی۔ اَنْبِيَاءُ جمع نَبِيٌّ کی۔ اَحِبَّاءُ (دراصل اَحْبِبَاءُ) جمع حَبِيْبٌ[7] کی۔ اسی طرح قَرِيْبٌ[8]۔ غَنِيٌّ[9]۔ وَلِيٌّ[10] وغیرہ کی ✦

ح] فُعْلَانٌ: فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ[11] کی۔ بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ کی۔ قُضْبَانٌ جمع قَضِيْبٌ[12] کی ✦

ط] فَعَالِلُ: عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ[13] کی۔ زَلَازِلُ جمع زَلْزَلَةٌ[14] کی۔ اسی طرح كَوْكَبٌ[15]۔ جَوْهَرٌ[16] وغیرہ کی جمع آتی ہے ✦

تنبیہ ۱۔ اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے مثلاً سَفَرْجَلٌ کی جمع سَفَارِجُ ہے اس میں ل حذف ہے ✦

[1] مہینہ [2] کمینہ۔ جاہل [3] امانت دار [4] جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جائے [5] قیدی [6] دوست [7] دوست۔ پیارا [8] نزدیک۔ رشتہ دار [9] تونگر۔ بے پروا [10] سرپرست دوست [11] سوار (گھوڑے کا) [12] شاخ [13] عنصر [14] زلزلہ۔ بھونچال [15] ستارہ [16] قیمتی پتھر ✦

ي] فَعَالِيلُ : فَنَاجِينُ جمع فِنجَانٌ[1] کی۔ صَنَادِيقُ جمع صُنْدُوقٌ[2] کی۔ اسی طرح قِنْدِيلٌ[3]۔ خِنْزِيرٌ[4]۔ بُسْتَانٌ۔ سُلْطَانٌ کی ؛

ك] فَعَالِلَةٌ (ذوی العقول کے لئے مخصوص ہے) اَسَاتِذَةٌ جمع اُسْتَاذٌ[5] کی۔ تَلَامِذَةٌ جمع تِلْمِيذٌ[6] کی۔ مَلَائِكَةٌ جمع مَلَكٌ[7] کی ؛

ل] مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن اُن لفظوں کے لئے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَرَاكِبُ جمع مَرْكَبٌ[8] کی۔ مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی۔ مَكَاتِبُ جمع مَكْتَبَةٌ[9] کی ؛

م] مَفَاعِيلُ (یہ وزن اُن کلمات کے لئے ہے جو مِفْعَالٌ یا مَفْعُولٌ کے وزن پر آئیں) چنانچہ مِفْتَاحٌ[10] کی جمع ہوگی مَفَاتِيحُ۔ مَكْتُوبٌ[11] کی جمع ہے مَكَاتِيبُ ؛

تنبیہ ۲۔ جمع کے مذکورہ اوزان میں یہ اوزان غیر منصرف ہیں۔ اِن پر تنوین نہیں پڑھی جائیگی :۔

فُعَلَاءُ۔ اَفْعِلَاءُ۔ فَعَالِلُ۔ فَعَالِيلُ۔ مَفَاعِلُ اور مَفَاعِيلُ ؛

۲۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خاص طور پر یاد رکھو :۔

اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُونَ (حالتِ رفعی میں) اور بَنِينَ (حالتِ نصبی

[1] پیالی (چائے کی) [2] صندوق [3] قندیل [4] بدجانور [5] اُستاد [6] شاگرد [7] فرشتہ [8] سواری [9] کتبخانہ [10] کُنجی [11] خط ؛

جڑی میں) آتی ہے۔ اور اس کی جمع مکسر اَبْنَاءٌ ہے ؛

اِبْنَةٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے ؛

اَخٌ[1] کی جمع اِخْوَانٌ یا اِخْوَةٌ ہے ؛

اُخْتٌ[2] کی جمع اَخَوَاتٌ ہے ؛

اِمْرَأَةٌ[3] کی جمع نِسَاءٌ یا نِسْوَةٌ ہے ؛

اُمٌّ کی جمع اُمَّهَاتٌ ہے ؛

۳۔ بعض الفاظ کی جمع کئی وزنوں پر آتی ہے۔ چنانچہ بَحْرٌ کی جمع بِحَارٌ، اَبْحَارٌ۔ اَبْحُرٌ اور بُحُوْرٌ ہے ؛

۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں:

بَيْتٌ (گھر۔ شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُيُوْتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْيَاتٌ ؛

عَبْدٌ (غلام۔ بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِيْدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے ؛

عَيْنٌ (آنکھ۔ چشمہ) کی جمع اَعْيُنٌ (آنکھیں) اور عُيُوْنٌ (چشمے یا آنکھیں) ؛

سلسلۂ الفاظ نمبر ۷

تنبیہ ۳۔ بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے

---

[1] بھائی [2] بہن [3] عورت ؛

ہیں۔ ان سے اُن کے جمع کی طرف اشارہ ہے۔

بَاسِرٌ	خوف سے یا فکر سے بگڑا ہوا چہرہ	اَلْمَدْرَسَۃُ الْعَالِیَۃُ	ہائی سکول۔ کالج
بَعْضٌ (الف) [1]	کوئی کوئی کسی چیز کا حصہ	اَلْمُتَّقِیْ	پرہیزگار
ثَابِتٌ	ثابت شدہ۔ مضبوط	مُطِیْعٌ	فرمانبردار
جَارٌ (ج جِیْرَان)	پڑوسی	مُطَھَّرٌ	پاک
حَدِیْدٌ	لوہا	مَوْعِظَۃٌ (ل)	نصیحت
خَیْرٌ	بہت اچھا۔ بہتر	نَاضِرَۃٌ	تروتازہ
سَفِیْرٌ (و)	ایلچی	نَاظِرَۃٌ	دیکھنے والی
سَیْفٌ (ب)	تلوار	نَفِیْسٌ (ج نَفَائِسُ)	پاکیزہ
اَلشَّای	چاء	نَافِعٌ	فائدہ مند
شَرْطٌ (ب)	قرارداد	یَوْمٌ (الف۔ اَیَّامٌ)	دن
صَعْبٌ (ج)	سخت۔ دشوار	اَلْیَوْمَ	آج
طَوِیْلٌ (ج)	دراز	یَوْمَئِذٍ	اُس روز
عَرَبِیٌّ یا عَرَبِیَّۃٌ	عربی		
فَارِغٌ	خالی		
قَاطِعٌ	کاٹنے والا۔ تیز		

[1] یہ لفظ عموماً مضاف ہوتا ہے اور اکثر اس کا مضاف الیہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۸

تنبیہ ۔ دیکھو ذیل کی مثالوں میں جمع غیر ذوی العقول کی صفت اور خبر کے لئے زیادہ تر واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے ۔

(۱) اَقْلَامٌ طَوِيْلَةٌ (۲) اَلْعُلُوْمُ النَّافِعَةُ (۳) اَلْاَوْلَادُ صِغَارٌ (۴) رِجَالٌ صَالِحُوْنَ (۵) اَلْكُتُبُ صَعْبَةٌ (۶) اَلشُّرُوْطُ الصَّعْبَةُ (۷) طُرُقٌ سَهْلَةٌ (۸) صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ (۹) اَلْحُقُوْقُ الثَّابِتَةُ (۱۰) هِيَ الْمُدُنُ الْوَسِيْعَةُ (۱۱) اَلرِّمَاحُ الطِّوَالُ مِنَ الْحَدِيْدِ (۱۲) نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ (۱۳) هُنَّ اُمَّهَاتٌ (۱۴) اَلْاِخْوَانُ وَالْاَخَوَاتُ جَالِسُوْنَ (۱۵) اِنَّ الْبَنِيْنَ وَ الْبَنَاتِ مُطِيْعُوْنَ (۱۶) اَلسُّفَرَاءُ حَاضِرُوْنَ الْيَوْمَ (۱۷) مَا هُمْ بِغَائِبِيْنَ (۱۸) بَعْضُ الشُّعَرَاءِ مِنَ الصَّالِحِيْنَ الصَّادِقِيْنَ (۱۹) اَلْجَوَاهِرُ النَّفِيْسَةُ لَامِعَةٌ (۲۰) اِنَّ الْكِلَابَ الْحَارِسَةَ جَالِسَةٌ عَلٰى بَابِ الدَّارِ (۲۱) اَلْمَوَاعِظُ الْحَسَنَةُ نَافِعَةٌ (۲۲) هُمْ عَبِيْدُ الْاِنْسَانِ وَنَحْنُ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ (۲۳) فِي الْمَدَارِسِ الْعَالِيَةِ مُعَلِّمُوْنَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ (۲۴) اَلصَّنَادِيْقُ الْفَارِغَةُ لِفَنَاجِيْنِ الشَّايِ (۲۵) حُقُوْقُ الْجِيْرَانِ كَحُقُوْقِ الْاَقْرِبَاءِ (۲۶) فِي الْبَسَاتِيْنِ سَفَارِجُ حُلْوَةٌ (۲۷) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ (۲۸) وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ
وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ (۲۹) اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ٭

جواب جمع میں دو

عِنْدَكَ تیرے پاس	عِنْدِيْ میرے پاس
(۱) هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ نَافِعٌ ؟	نَعَمْ عِنْدِيْ كُتُبٌ نَافِعَةٌ
(۲) هَلْ عِنْدَكَ سَيْفٌ قَاطِعٌ ؟	
(۳) هَلْ عِنْدَ حَامِدٍ رُمْحٌ طَوِيْلٌ ؟	
(۴) هَلِ الْاَمِيْرُ صَالِحٌ ؟	
(۵) هَلْ عِنْدَكَ ثَوْبٌ نَظِيْفٌ ؟	
(۶) هَلِ الصُّنْدُوْقُ فَارِغٌ ؟	
(۷) هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ الْيَوْمَ ؟	
(۸) هَلْ عِنْدَكَ فِنْجَانٌ ؟	
(۹) هَلْ عِنْدَكَ سَفَرْجَلٌ ؟	
(۱۰) هَلْ هُوَ غَنِيٌّ ؟	
(۱۱) هَلْ هِيَ ابْنَةٌ صَالِحَةٌ ؟	
(۱۲) اَعِنْدَكَ جَوْهَرٌ نَفِيْسٌ ؟	

(۱۳) اَعِنْدَكَ مِفْتَاحُ الصُّنْدُوْقِ؟	
(۱۴) هَلْ فِي الْمَدْرَسَةِ اُسْتَاذٌ؟	
(۱۵) هَلْ فِي بَيْتِنَا مَكْتَبَةٌ كَبِيْرَةٌ؟	

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مسلمان مرد [جمع] (۲) بڑی کشتیاں (۳) پاکیزہ کپڑے (۴) بہنے والی نہریں (۵) نہریں جاری ہیں (۶) گذشتہ مہینے (۷) وہ سچے گواہ ہیں (۸) دو بلند پہاڑ (۹) نیزے دراز ہیں اور تلواریں تیز ہیں (۱۰) کیا تم ناخوش ہو؟ (۱۱) نہیں ہم خوشدل ہیں (۱۲) بعض بادشاہ عادل ہیں (۱۳) چائے کی پیالیاں خالی ہیں (۱۴) کیا تم دوست ہو؟ (۱۵) جی ہاں اور ہم رشتہ دار ہیں (۱۶) شاگرد [جمع] اور استاد [جمع] مدرسہ میں موجود ہیں (۱۷) وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں (۱۸) ایمان والے اللہ کے دوست ہیں (۱۹) اونچے گھر (۲۰) عربی ابیات (۲۱) قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں ۔

سوالات نمبر ۴

(۱) حرف اصلی کسے کہتے ہیں؟

(۲) اسم میں حروف اصلیہ کتنے اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں؟

(۳) الفاظ میں حرف اصلی کے علاوہ جو حرف ہو اسے کیا کہینگے؟

(۴) حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۵) جس کلمے میں محض حروفِ اصلیہ ہوں اُسے کیا اور جس میں حرفِ زائد بھی ہو اُسے کیا کہو گے؟

(۶) رَجُلٌ، رَجُلَانِ، تَکْبِیْرٌ، کَبَّرَ، ذَهَبَ، یَذْهَبُ اور ذَاهِبٌ میں کون سے کلمے مجرّد اور کون سے مزید فیہ ہیں؟

(۷) کسی لفظ کا وزن کس طرح نکالا جاتا ہے؟

(۸) الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے کیا فائدہ؟

(۹) جمع مکسّر کے مشہور اوزان کیا ہیں؟

(۱۰) جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہیں؟

(۱۱) بَحْرٌ، اِمْرَأَةٌ، سَنَةٌ، اَخٌ، عَبْدٌ، فِنْجَانٌ اور اَسِیْرٌ کی جمع بناؤ۔

الدَّرسُ العَاشِرُ

اِسْم کی اعرابی حالتیں

۱۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زبر۔ زیر۔ پیش) وغیرہ کے ذریعے سے بدلتا رہتا ہے وہ اِعْراب کہلاتے ہیں +

اِعْراب کی دُو قسم ہے۔ ایک اِعْرَاب بِالحَرَکَة جو زبر زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دوسرا اِعْراب بالحُروف جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا جائیگا +

۲۔ کوئی اسم :-

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو تو اُسے حالتِ رفعی میں سمجھو۔ مبتدا اور خبر کی مثالیں درس ۶ میں گذر چکی ہیں +

(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت (حالت) بتلائے تو اُسے حالت نصبی میں سمجھنا چاہئے +

(۳) اور جب وہ مضاف الیہ ہو یا کسی حرف جارّ کے بعد واقع ہو تو اُسے حالت جرّی میں سمجھو۔ مثالیں آگے آتی ہیں +

مختلف اِسموں کی علاماتِ اِعْراب

۴۳۔ اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسّر تو حالت رفعی میں اس کے آخر کو رفع (ـُـ) حالت نصبی میں نصب (ـَـ) اور حالت جرّی میں جرّ (ـِـ) پڑھو۔ مثلاً:۔

أَرْسَلَ (بھیجا) زَيْدٌ مَكْتُوبًا إِلَى خَالِدٍ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں تینوں اسم واحد ہیں۔
أَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِيَابًا إِلَى النِّسَاءِ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں تینوں اسم جمع مکسّر ہیں۔
جَاءَ[1] زَيْدٌ رَاكِبًا عَلَى فَرَسٍ حَامِدٍ فعل فاعل حال حرف جار مجرور مضاف الیہ مجرور	جملہ فعلیہ ہے رَاكِبًا فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لئے منصوب ہے۔

تنبیہ ۱۔ صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے۔ اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع۔ موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی: أَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَكْتُوبًا طَوِيلًا إِلَى مَلِكٍ عَادِلٍ (ایک مرد عالم نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ۔ طَوِيلًا اور عَادِلٍ صفتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی اُن کے موصوف رَجُلٌ۔ مکتوبًا اور مَلِكٍ کی ہے۔

[1] زید حامد کے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔

۴۔ اگر اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں اس کے آخر میں ـَانِ اور حالت نصبی وجری میں ـَیْنِ لگاؤ: کَتَبَ الرَّجُلَانِ مَکْتُوْبَیْنِ اِلَی الْمَرْءَتَیْنِ (دو مردوں نے دو خط دو عورتوں کی طرف لکھے) ۔

اِثْنَانِ (دو) اور اِثْنَتَانِ کا اعراب بھی تثنیہ کے جیسا ہے۔ کِلَا (دونوں) اور کِلْتَا (دونوں [مؤنث]) بھی حالت نصبی وجری میں کِلَیْ اور کِلْتَیْ پڑھے جائینگے: جَآءَ رَجُلَانِ کِلَاهُمَا، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا، اَرْسَلْتُ اِلٰی رَجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا۔ یاد رکھو کِلَا اور کِلْتَا کا استعمال ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۔ اگر کوئی اسم جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں ـُوْنَ اور حالت نصبی وجری میں ـِیْنَ بڑھانا چاہیئے: اَرْسَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُجَاهِدِیْنَ اِلَی الظَّالِمِیْنَ۔

عِشْرُوْنَ، ثَلٰثُوْنَ، اَرْبَعُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیوں کا اعراب بھی ایسا ہی ہوگا۔ حالت رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالت نصبی وجری میں عِشْرِیْنَ وغیرہ کہینگے۔* اُولُوْ (والے۔ حالت رفعی میں) اور اُولِیْ (حالت نصبی وجری میں) بھی اعراب میں جمع سالم مذکر کے ساتھ ملحق ہیں: هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (وہ عقل والے ہیں)، رَأَیْتُ اُولِی الْاَلْبَابِ عِنْدَ اُولِی الْاَلْبَابِ [میں نے عقل والوں کو عقل والوں کے پاس دیکھا] ۔

تنبیہ ۲۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف

* ان کا اعراب لفظ کے بعد معنی دو حالتوں میں ہوتا ہے مرفوع اور منصوب مجرور: عشرون رجلاً، امرأۃ +

۱؎ اس کے تلفظ کا طریقہ دیکھو درس تنبیہ ا میں ۲؎ وہ دونوں مرد آئے ۳؎ میں نے ان دونوں مردوں کو دیکھا ۔

ہے۔ اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نُون نون اعرابی (اعراب کا نُون) کہلاتا ہے (دیکھو سبق ٥ تنبیہ ٢)۔

٦- کوئی اسم جمع مؤنّث سالم کا صیغہ ہو تو اُس کو حالت رفعی میں رفع ُ اور حالتِ نصبی[*] و جرّی میں جرّ ِ پڑھا جائیگا (دیکھو سبق ٥-٢): طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ اِلَی الْبَادِيَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو دیہاتوں کی طرف ہانکا)۔

٧- تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر اَلْ داخل ہو تو تنوین گرا دی جاتی ہے (دیکھو سبق ٢-٣) اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم مُعْرَبْ[1] ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی: مَكَّةُ، مِصْرُ، اَحْمَدُ، عُثْمَانُ، زَيْنَبُ، طَلْحَةُ (ایک صحابی کا نام)، حَمْرَاءُ (سرخ [مؤنّث])، مَسَاجِدُ ایسے اسم غیر منصرف کہلاتے ہیں۔ اِن پر حالت رفعی میں ضمّہ ُ اور حالت نصبی و جرّی[**] میں فتحہ َ پڑھتے ہیں: رَأَی عُثْمَانُ زَيْنَبَ فِي مَكَّةَ (عثمان نے زینب کو مکے میں دیکھا)۔

مگر اسماء غیر منصرفہ جب مُعَرَّفْ بِاللَّام ہوں۔ یا مضاف تو حالت جرّی میں انھیں کسرہ ِ دیا جائیگا: فِي الْمَسَاجِدِ - فِي مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِينَ۔

تنبیہ ٣- جن اسموں پر تنوین آیا کرتی ہے۔ وہ مُنْصَرِف

[*] یعنی حالت نصبی میں بھی جمع مؤنث سالم کو جرّ (زیر) ہی پڑھینگے [**] یعنی حالت جرّی میں بھی بجائے زیر کے زبر ہی پڑھینگے۔

[1] دیکھو صفحہ ٩٧ فقرہ ١٠

کہلاتے ہیں۔ اسماء منصرفہ وغیر منصرفہ کا بیان درس ۵۷ میں دیکھو +

۸۔ مُوْسٰی، عِیْسٰی جیسے الفاظ پر کوئی اعراب پڑھا ہی نہیں جا سکتا اس لئے تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جائینگے : جَاءَ مُوْسٰی، رَاَیْتُ مُوْسٰی، هُوَ غُلَامُ مُوْسٰی۔ ایسے اسموں کو اسم مقصور کہتے ہیں +

۹۔ اَلْقَاضِيْ۔ اَلْعَالِيْ۔ اَلْجَارِيْ۔ اَلْمَاضِيْ جیسے الفاظ[1] (جن کے آخر میں ی ساکن ہو) حالت رفعي وجرّي میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبي میں اُن کو حسبِ دستور نصب دیا جائیگا :

جَاءَ الْقَاضِيْ (قاضی آیا) حالت رفعي

جَاءَ غُلَامُ الْقَاضِيْ (قاضی کا غلام آیا) حالت جرّي

رَاَيْتُ الْقَاضِيَ (میں نے قاضی کو دیکھا) حالت نصبي

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رفعي وجرّي میں قَاضٍ عَالٍ اور حالت نصبي میں قَاضِيًا۔ عَالِيًا وغیرہ پڑھیں +

ان کی جمع سالم قَاضُوْنَ۔ عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعي میں) یا قَاضِيْنَ۔ عَالِيْنَ وغیرہ (حالت نصبي وجرّي میں) +

ان کا تثنیہ عام قاعدے کے مطابق ہوگا یعنی قَاضِيَانِ، عَالِيَانِ (حالت رفعي میں) یا قَاضِيَيْنِ، عَالِيَيْنِ (حالت نصبي وجرّي میں) +

[1] ایسے اسموں کو اسم منقوص کہتے ہیں +

۱۰۔ یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف سے کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے انھیں مُعْرَب کہتے ہیں ورنہ مبني کہلاتے ہیں اسموں میں مبني بہت کم ہیں۔ ضمیریں، اسم اشارہ، اسم موصول، اسم استفہام وغیرہ مَبْنِيْ ہیں۔ جن کا بیان آئندہ ہوگا۔ مبنیات کے اقسام سبق ۵۰ میں دیکھو

تنبیہ ۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ سبق ۶ میں لکھی گئی ہیں
باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ و ۱۵ میں ہوگا۔ مفصل بیان سبق ۴۸ میں دیکھو

سلسلۂ الفاظ نمبر ۸

بَوَّابٌ	دربان	سَیِّدٌ	سردار۔ آقا
ثَمَرٌ (الف)	پھل	سَیِّدَةٌ	ملکہ۔ شریف عورت۔ بی بی
جَبَلٌ (ج)	پہاڑ	فَاصِلَةٌ	دُوری۔ فاصلہ
جَمَلٌ (ج)	اونٹ	فَارِهٌ	سُبک رفتار
حَدِیْقَةُ الْحَیَوَانَاتِ	چڑیا گھر	کُمَّثْرٰی	امرود
دِیْوَانٌ (ی۔ دَوَاوِیْنُ)	کچہری	مُزَیَّنٌ	آراستہ
دُکَّانٌ (ي)	دُکان	مُصَلّٰی	نماز کی جگہ۔ عیدگاہ
رَاکِبًا	سوار ہو کر	نَاقَةٌ (ج نُوْقٌ اور نَاقَاتٌ)	اُونٹنی
سُوْقٌ (الف)	بازار		
سَیَّارَةٌ[1] (ج سَیَّارَاتٌ)	موٹر	نُزْهَةٌ	تفریح

[1] اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے۔ قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں ۔

مشق نمبر ۹ (الف)*

(۱) اَلتِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ (۲) اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ (۳) اَلْبَوَّابُ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ وَالْكَلْبُ جَالِسٌ (۴) ضَرَبَ الْوَلَدُ كَلْبًا بِالْحَجَرِ (۵) جَاءَ مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ (۶) رَاٰى حَامِدٌ اَسَدًا فِيْ حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ (۷) اَكَلَ [کھایا] يَحْيٰى كُمَّثْرٰى وَ خَالِدٌ رُمَّانًا (۸) جَاءَ اَحْمَدُ وَذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِكِيْنَ (۹) ذَهَبَ[1] النِّسَاءُ اِلٰى دِهْلِي رَاكِبَاتٍ فِي السَّيَّارَةِ (۱۰) رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاهِبِيْنَ اِلَى الْمُصَلّٰى لِصَلٰوةِ الْعِيْدِ (۱۱) يَذْهَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ اِلَى الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْهَةِ (۱۲) فِي الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَةِ (۱۳) فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فِي الْجَنَّةِ (۱۴) جَاءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ (۱۵) رَاَيْتُ قَاضِيَيْنِ عَادِلَيْنِ جَالِسَيْنِ فِي الدِّيْوَانِ (۱۶) هَلْ هُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ ؟ (۱۷) لَا - بَلْ هُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ (۱۸) فِي الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِهِمَالِيَهْ (۱۹) ذَهَبَ كِلَا الْوَلَدَيْنِ وَكِلْتَا الْبِنْتَيْنِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ الْعَالِيَةِ (۲۰) رَاَيْتُ خَلِيْلًا وَسَعِيْدًا كِلَيْهِمَا لَاعِبَيْنِ فِي الْمَيْدَانِ (۲۱) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً[2] لِاُولِي الْاَبْصَارِ ٭

[1] عاقل کی جمع مؤنث کے لئے فعل واحد مذکر لا سکتے ہیں [2] مبتدا مؤخر ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے۔ فی ذلک خبر مقدم ہے باقی جار مجرور مبتدا سے متعلق ہے ٭

* اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اس کے اعراب کو خوب سمجھا کرو

تنبیہ۔ اس مشق میں وہی افعال استعمال کئے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں۔ ورنہ افعال کا بیان تو درس ۱۱ سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر ۹ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار یا مجرور کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پُر کرو:-

(۱) اَلْاَسَاتِذَةُ ـــــ وَالتَّلَامِذَةُ ـــــ

(۲) ـــــ جَالِسَةٌ عَلٰی ـــــ

(۳) جَاءَ ـــــ رَاكِبًا عَلٰى ـــــ

(۴) رَأٰى ـــــ ـــــ حَارِسًا جَالِسًا ـــــ الْبَابِ

(۵) ـــــ اَنْهَارًا ـــــ فِی الْهِنْدِ

(۶) فِی الْهِنْدِ ـــــ جَارِيَةٌ

(۷) هَلْ ذَهَبَ ـــــ اِلٰى ـــــ ؟

(۸) ـــــ اَسَدًا وَفِيْلًا فِی ـــــ

(۹) ـــــ عَلِیٌّ ـــــ عَلٰى ـــــ

(۱۰) ـــــ ـــــ وَ ـــــ رَاكِبَيْنِ ـــــ ـــــ

(۱۱) يَذْهَبُ ـــــ اِلٰى ـــــ ـــــ الظُّهْرِ

(۱۲) ـــــ عُثْمَانَ ـــــ مَكَّةَ ـــــ اَمَامَ الْكَعْبَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک اونچا پہاڑ (۲) دو گزرے ہوئے مہینے (۳) شہروں کے باغ کشادہ ہیں (۴) مکے سے مصر تک دراز فاصلہ ہے (۵) میں نے آج دو[1] بہتی ہوئی نہریں دیکھیں (۶) احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں (۷) عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے میں آیا (۸) دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہیں (۹) شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب آراستہ ہیں (۱۰) کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے ؟

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ

اَلْإِضَافَةُ

(سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)

۱۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُن کے آخر کا نون اعرابی گر جاتا ہے :۔

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ (وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں)	حالت رفعي دراصل بَيْتَانِ
رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ (میں نے مرد کے دو گھر دیکھے)	حالت نصبي " بَيْتَيْنِ
أَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُلٍ (مرد کے دو گھروں کے دروازے)	حالت جرّي " "
هُمْ مُعَلِّمُوا الْوَلَدِ (وہ لڑکے کے معلّمین ہیں)	حالت رفعي " مُعَلِّمُوْنَ

[1] چلتا۔

رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ (لڑکے کے معلّمین کو میں نے دیکھا)	حالت نصبی دراصل مُعَلِّمِيْنَ
بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ (لڑکے کے معلّمین کا گھر)	حالت جرّی " "

۲۔ اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) فَمٌ (منہ) یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو ان کی صورتیں یہ ہوں گی:-

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
اَبُوْ	اَبَا	اَبِيْ
اَخُوْ	اَخَا	اَخِيْ
فُوْ	فَا	فِيْ

تنبیہ ۱۔ لفظ ذُوْ (والا۔ مالک۔ صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تین صورتیں ہوں گی۔ لیکن ذُوْ اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے۔ ضمیر کی طرف نہیں ہوتا: ذُوْمَالٍ (مال والا) ذَا مَالٍ۔ ذِيْ مَالٍ۔ ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے۔

ذُوْ کا تثنیہ ذَوَانِ اور جمع ذَوُوْنَ۔ مؤنث ذَوَاتَانِ، ذَوَاتٌ۔ ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا: ذَوَا مَالٍ (دو مرد مال والے) ذَوُوْ مَالٍ۔ ذَاتُ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتُ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)۔

تنبیہ ۲۔ اَبٌ۔ اَخٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں

---

[1] اَبٌ کا تثنیہ اَبَوَانِ یا اَبَوَيْنِ اور جمع آبَاءٌ۔ [2] تثنیہ اَخَوَانِ یا اَخَوَيْنِ اور جمع اِخْوَانٌ۔ [3] تثنیہ فَمَانِ یا فَمَيْنِ اور جمع اَفْوَاهٌ۔

تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں: اَبِيْ (میرا باپ) اَخِيْ (میرا بھائی) فَمِيْ (میرا مُنہ) ؛

۳۔ ایک اسم کی طرف دُو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو اُن میں سے پہلے کو حسبِ دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ کرتی ہو: بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَبُسْتَانُهٗ (وزیر کا گھر اور اُس کا باغ) بُيُوْتُ الْاُمَرَاءِ وَبَسَاتِيْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور اُن کے باغات) ؛

۴۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جائے تو یہ صورتیں ہوں گی:[1]

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	كِتَابُهٗ	كِتَابُهَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكِ	كِتَابِيْ	كِتَابِيْ
تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا

الف کے بعد یائے متکلم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو ہُ پڑھیں: عَصَايَ (میری لاٹھی) عَصَاهُ (اس کی لاٹھی) يَدَايَ (میرے دونوں ہاتھ) ؛

حروف جارّہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصل بہ حرف کہلاتی ہیں۔ دیکھو ان کی گردانیں آئندہ صفحہ پر ؛

[1] یہ ضمیریں مجرور متصل بہ اسم کہلاتی ہیں [2] اس ایک مرد کی کتاب ؛

متکلم		مخاطب		غائب		
مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	
لِيْ	لِيْ	لَكِ	لَكَ	لَهَا	لَهٗ[1]	واحد
لَنَا	لَنَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَهُمَا	لَهُمَا	تثنیہ
لَنَا	لَنَا	لَكُنَّ	لَكُمْ	لَهُنَّ	لَهُمْ	جمع

اسی طور بِ کے ساتھ ملاکر: بِهٖ (اس کے ساتھ) بِهِمَا، بِهِمْ سے بِيْ، بِنَا تک پڑھو

" مِنْ " " " مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا، مِنْهُمْ " مِنِّيْ، مِنَّا "

" عَلٰى " " " عَلَيْهِ (اس پر) عَلَيْهِمَا، عَلَيْهِمْ " عَلَيَّ، عَلَيْنَا "

" اِلٰى " " " اِلَيْهِ (اس کی طرف) اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِمْ " اِلَيَّ، اِلَيْنَا "

تنبیہ ۱۔ لِ (جو حرف جار ہے) ضمیر واحد متکلم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ لَ پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا۔ اور لِيْ کو لِيَ بھی پڑھا جاتا ہے: لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ [= دِيْنِيْ] تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین)۔

ضمیر واحد متکلم مِنْ کے ساتھ لگے تو مِنِّيْ پڑھنا چاہئے اور اِلٰى اور عَلٰى کے ساتھ لگے تو اِلَيَّ (میری طرف) اور عَلَيَّ (مجھ پر) اور فِيْ کے ساتھ فِيَّ پڑھنا چاہئے۔

هُمْ اور كُمْ کے بعد جب کوئی اسم معرف باللام ہو تو ان دونوں

[1] اُس کے واسطے یا اُس کا، اُس کی، اُس کے، اُس کو۔

کے میم کو ضمہ ـُ دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو، لَهُمُ الْمَالُ وَلَكُمُ الْمَالُ ۔

۵۔ مرکب اضافی پر حرفِ نِدا داخل ہو تو مضاف کو فتحہ ـَ پڑھتے ہیں: يَا سَيِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار) يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ۔

تنبیہ ۲۔ حروفِ نِدا کئی ہیں۔ جن میں سے يَا زیادہ مستعمل ہے جس اسم پر حرفِ نِدا داخل ہو اُسے مُنادیٰ کہتے ہیں ۔

مُنادیٰ مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر کو ضمہ پڑھنا چاہئے: يَا زَيْدُ (اے زید) يَا رَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی فقرہ ۵ میں لکھی گئی ۔

منادیٰ معرّف باللام ہو تو يَا کے ساتھ اَيُّهَا (مذکر کے لئے) اور اَيَّتُهَا (مؤنث کے لئے) لگانا چاہئے: يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) يَا اَيَّتُهَا الْاِبْنَةُ (اے لڑکی)۔ کبھی يَا بغیر ہی اِن دونوں لفظوں کو منادیٰ پر داخل کرتے ہیں: اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ (اے شریف عورت) ۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْبَكْرٍ	(بکر کا باپ) خاص نام ہے	اَمَامُ	آگے۔ سامنے
		اِنَّا (= اِنَّنَا)	بیشک ہم

بَنُوهَاشِمٍ	(ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے	سِنٌّ (الف)	دانت
خَتَنٌ	داماد	صِهْرٌ (الف)	سُسرا
خَلْفُ	پیچھے	قَبِيلَةٌ (ج قَبَائِل)	قبیلہ۔ خاندان
دِرْهَمٌ	درم (چاندی کا ایک سکہ)	عِنْدَ (یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے)	پاس
دِينَارٌ (ج دَنَانِيرُ)	اشرفی	لِسَانٌ	زبان۔ بولی
ذَهَبٌ	سونا	مَحْيَا	زندگی۔ جینا
رَاجِعٌ	لوٹنے والا	مَمَاةٌ	موت۔ مرنا
رَشِيدٌ	ٹھیک سمجھ والا	نُسُكٌ	عبادت۔ قربانی
سَاعَةٌ	گھنٹہ۔ گھڑی۔ قیامت	وَسَخٌ	میلا

مشق نمبر ۱۰[1]

(۱) يَا وَلَدُ! هَلِ اسْمُكَ عَبْدُ الْكَرِيمِ؟	لَا! بَلِ اسْمِي عَبْدُ اللّٰهِ أَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ
(۲) يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هَلْ أَنْتَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدَتِي! نَحْنُ بَنُو هَاشِمٍ
(۳) أَهٰذَا كِتَابُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟	نَعَمْ هٰذَا كِتَابِي أَيُّهَا الْأُسْتَاذُ
(۴) هَلْ هٰذَا بَيْتُ رُفَقَائِكَ؟	لَا! أَلَيْسَ هٰذَا بَيْتُهُمْ بَلْ بَيْتُنَا
(۵) أَلَيْسَ هٰذَا كِتَابُ أَخِيكَ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِي

[1] ہر اسم کے اعراب پر خاص توجہ رکھو۔

(۵) هَلْ لَكَ أَخٌ يَا خَلِيلُ ؟	نَعَمْ يَا أُسْتَاذِي! لِي أَخَوَانِ
(۶) أَلَيْسَ هٰذَا كِتَابُ أَخِيكَ ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِي
(۷) هَلْ هِيَ أُخْتُكَ الصَّغِيرَةُ ؟	نَعَمْ هِيَ أُخْتِي الصَّغِيرَةُ
(۸) أَهٰذَا أَخُو مُحَمَّدٍ؟	لَا! هُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
(۹) أَرَأَيْتَ أَخَا مُحَمَّدٍ ؟	نَعَمْ! أَخُو مُحَمَّدٍ لِي رَفِيقٌ فِي الْمَدْرَسَةِ
(۱۰) هَلْ هٰذَا كِتَابُ أَخِي مُحَمَّدٍ ؟	نَعَمْ! هُوَ كِتَابُ أَخِيهِ
(۱۱) هَلْ رَأَيْتَ بِنْتَيْ خَالِدٍ ؟	نَعَمْ! بِنْتَاهُ ذَوَاتَا عِلْمٍ وَجَمَالٍ
(۱۲) هَلْ يَدَاكَ نَظِيفَتَانِ ؟	نَعَمْ! يَدَايَ نَظِيفَتَانِ
(۱۳) هَلْ ثِيَابُ مُعَلِّمِيكُمْ نَفِيسَةٌ؟	نَعَمْ! ثِيَابُهُمْ نَفِيسَةٌ
(۱۴) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ فِضَّةٍ ؟	نَعَمْ! وَعِنْدَ أُمِّي سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ
(۱۵) هَلْ عَلَيْكَ لَهُ دَرَاهِمُ؟	نَعَمْ عَلَيَّ لَهُ دَرَاهِمُ وَلِي عَلَيْهِ دَنَانِيرُ
(۱۶) هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِكِ وَبِنْتُهُ إِلٰى شِمْلَةَ ؟	لَا! بَلْ هُمَا ذَاهِبَانِ إِلٰى حَيْدَرَابَاد

(۱۷) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ [الحديث] (۱۸) فِيْ فِيْنَا [يا فِي فِمِنَا]

لِسَانٌ وَاَسْنَانٌ (۱۹) لِسَانُكُمْ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُنَا هِنْدِيٌّ (۲۰) اِبْنُ اَبِيْ بَكْرِنِ الْكَبِيْرُ عَبْدُ اللّٰهِ (۲۱) اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَتَنَاهُ (۲۲) بِنْتَا اَبِي الْحَسَنِ وَاَبْنَاهُ صَالِحُوْنَ (۲۳) مُعَلِّمُوْ مَدْرَسَةِ الْمُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ (۲۴) لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ (۲۵) اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ؟ (۲۶) وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ (۲۷) اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ[1] بتاؤ

(۱) هما غلامان صالحان (۲) هما غلاما زيد (۳) هم معلمون (۴) هم معلمو المدرسة (۵) يدا بنت الحسن نظيفتان ورجلاها وسختان (۶) ان النساء الصالحات معلمات في مدرسة البنات (۷) هذا فرس غلام ابن الوزير (۸) ولد المرءة العاقلة قائم (۹) ابن المرءة العاقلة جالس امام المعلم (۱۰) بنت الرجل الصالحة جميلة (۱۱) ارأيت الاسد الكبير في حديقة الحيوانات؟ (۱۲) هل هو قاض عادل؟ (۱۳) ارأيت القاضي العادل؟ (۱۴) هل ذهب القاضي العادل راكبا على الناقة (۱۵) ضرب ابوخالد اباحامد (۱۶) عثمان رءى زينب عند فاطمة (۱۷) يا عبد الكريم هل رءيت معلمي مدرستنا؟

[1] لازمی نہیں ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۲۔ اُردو میں واحد مخاطب کے لئے عموماً جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ عربی ترجمہ میں واحد بھی لا سکتے ہیں اور جمع بھی۔ عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھو سبق ۶ تنبیہ ۴) حذف نہ کرو۔ اگرچہ اُردو میں حذف کر سکتے ہیں ۔

(۱) تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے ؟	جی ہاں! میرا نام عبدالرحمٰن ہے .
(۲) عبدالرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟	نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے .
(۳) کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے ؟	نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے .
(۴) کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے ؟	جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے .
(۵) کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے ؟	نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے .
(۶) تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟	جی ہاں! لیکن (بَلْ) اُس کے دونوں پاؤں میلے ہیں .
(۷) تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا ؟	جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے
(۸) تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟	جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں.
(۹) کیا تمہارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں؟	جی ہاں! ہمارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں.

سوالات نمبر ۵

(۱) اعراب کیا ہے؟

(۲) اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟

(۳) اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۴) اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہئے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جری میں کب؟

(۵) تثنیہ کا اعراب بیان کرو۔

(۶) جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے؟

(۷) اسم غیر منصرف کا اعراب بیان کرو۔

(۸) اَلْقَاضِيْ جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائینگے؟

(۹) اَلْقَاضِيْ سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھینگے؟

(۱۰) اَلْعَالِيْ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔

(۱۱) اسم مبنی کسے کہتے ہیں ان کی چند قسمیں بیان کرو۔

(۱۲) تثنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیر ہوگا؟

(۱۳) أَبٌ، أَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انھیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھوگے؟

(۱۴) اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ ہی یا فاصلے سے؟

(۱۵) ذُوْ کا اعراب کیا ہوگا اور اس کے تثنیہ و جمع مؤنث کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۶) ذو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

(۱۷) مضاف پر حرف نِدا داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۸) ضمیریں مضاف الیہ واقع ہوں تو انھیں کون سی ضمیریں کہتے ہیں؟

(۱۹) عَلٰی کے ساتھ ضمیر ملا کر گردان کرو۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ

۱۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسماء اشارہ (اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ) ہیں۔ اور وہ دو قسم کے ہیں :۔

(۱) قریب کے لئے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے)

ان کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں :۔

	واحد	تثنیه	جمع
مذکر	هٰذَا یہ ایک مرد	هٰذَانِ (حالت رفعی) هٰذَیْنِ (حالت نصبی جری) } یہ دو مرد	هٰؤُلَاءِ یہ بہت مرد
مؤنث	هٰذِهٖ یہ ایک عورت	هَاتَانِ (حالت رفعی) هَاتَیْنِ (حالت نصبی و جری) } یہ دو عورتیں	" یہ بہت عورتیں

(۲) بعید کے لئے (جن سے دُور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے)

ان کی عام صورتیں یہ ہیں :۔

	واحد	تثنیه	جمع
مذکر	ذَاكَ یا ذٰلِكَ } وہ ایک مرد	ذَانِكَ (حالت رفعی) ذَیْنِكَ (حالت نصبی و جری) } وہ دو مرد	اُولَاۗئِكَ جو اکثر اُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے } وہ بہت مرد

	واحد	تثنیہ	جمع
مؤنث	تَاكَ یا تِيكَ یا تِلْكَ (وہ ایک عورت)	تَانِكَ (حالت رفعی) تَيْنِكَ (حالت نصبی و جری) (وہ دو عورتیں)	أُولَاءِكَ جو اکثر أُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے (وہ سب عورتیں)

تنبیہ ۱۔ اصل میں اسمائے اشارہ ذَا۔ ذَانِ وغیرہ بغیر هَا اور لَکَ کے ہیں۔ مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے ؛

تنبیہ ۲۔ كَذٰلِكَ (ویسا ہی۔ ایسا ہی) اور هٰكَذَا (ایسا ہی) بہت مستعمل ہیں ؛

تنبیہ ۳۔ اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (لَكَ) ہے اس کو کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدلا کرتے ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ تبدیلی زیادہ تر "ذٰلِكَ" میں ہوتی ہے: ذٰلِكَ ذٰلِكُمَا ذٰلِكُمْ ذٰلِكِ ذٰلِكُنَّ۔ ان سب کے معنی ایک ہی ہیں: ذٰلِكُمَا رَبُّكُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے)، ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے) ؛

تنبیہ ۴۔ اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبني ہیں ؛

۳۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر جملے کا ایک جزو یعنی مبتدا یا فاعل یا مفعول ہوتے ہیں (مرکب توصیفي یا مرکب اضافي کی مانند) ؛

۳۔ مشارٌالیہ ہمیشہ مُعَرّف بِاللّام یا مضاف ہوگا۔

۴۔ اگر مشارٌالیہ مُعَرّف باللّام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیئے جیسے ھٰذَا الْکِتَابُ (یہ کتاب)۔

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیئے جیسے کِتَابُکُمْ ھٰذَا (تمھاری یہ کتاب)۔ اِبْنُ الْمَلِکِ ھٰذَا (بادشاہ کا یہ لڑکا)۔

اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے ھٰذَا کِتَابُکُمْ تو اس کے معنی ہوں گے "یہ تمھاری کتاب ہے" اِس صورت میں "کِتَابُکُمْ" مشارٌالیہ نہیں بلکہ خبر ہے۔ اِسی لئے جملہ پورا ہوجاتا ہے (جیسا کہ ابھی لکھا جاتا ہے)۔

۵۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشارٌالیہ کے) جملے میں مبتدا واقع ہو تو دیکھیں:۔

الف) اگر خبر معرّف باللّام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھادیں جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہو (جیسا کہ سبق ۶ جملہ اسمیہ کے بیان میں تم نے پڑھا ہے): ھٰذَا ھُوَ الْکِتَابُ (یہ کتاب ہے)۔

اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہ لوگ [یا وہی لوگ] فلاح پانے والے ہیں)۔

اِن مثالوں میں مشارٌالیہ مقدّر[1] ہے گویا دراصل یہ ہے ھٰذَا الشَّیْءُ

[1] دل میں پوشیدہ

هُوَ الْكِتَابُ - أُولٰئِكَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ؛

ب) اگر خبر معرف باللام نہ ہو تو ضمیر نہ بڑھائیں: هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)۔ اِس مثال میں بھی مشارٌالیہ مقدّر ہے ؛

ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہیں: هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے) هٰذَا كِتَابُكُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے)۔ البتہ کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھا دیتے ہیں: هٰذَا هُوَ كِتَابُكُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے) ذَاكَ هُوَ ابْنُ الْمَلِكِ (وہی بادشاہ کا بیٹا ہے) ؛

تنبیہ ۵۔ اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا اور هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ اِن دونوں مثالوں کے فرق کو خوب ذہن نشین کر لو ؛

تنبیہ ۶۔ هٰهُنَا یا هُنَا (یہاں) اور هُنَاكَ (وہاں) بھی اسم اشارہ ہیں۔ ان کے استعمال کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے ؛

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

تِيْنٌ	انجیر	لَا رَيْبَ	کچھ شک نہیں
حُمْرَةٌ	سُرخی	عَمٌّ (الف)	چچا
خَالٌ (الف: اَخْوَالٌ)	ماموں	عَمَّةٌ	پھوپھی
خَالَةٌ	خالہ	اَلْمُتَّقِي	پرہیزگار
رَيْبٌ	شک	مَطْلُوبٌ	مقصود

مَنْظَرٌ (ل)	نظارہ		قَالَ (فعل ماضی مذکر)	اُس مرد نے کہا	
هُدًى	ہدایت		قَالَتْ (مؤنث)	اُس عورت نے کہا	
وَجْهٌ (ب)	منہ		كَاَنَّ	گویا کہ۔ جیسا کہ	

مشق نمبر ۱۱

(۱) هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبِيْ (۲) هٰذِهٖ امْرَأَةٌ حَسَنَةٌ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ (۴) هٰؤُلَاءِ الْاَشْخَاصُ اِخْوَانٌ (۵) كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ نَظِيْفٌ وَكَذٰلِكَ وَجْهُهٗ (۶) كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ (۷) اِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ (۸) تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ (۹) هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيْفَتَانِ (۱۰) اَهٰذَا اَخُوْكَ اَمْ ذَاكَ؟ (۱۱) ذَاكَ عَمِّيْ وَهٰذَا ابْنُ عَمِّيْ (۱۲) هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ وَ تِلْكَ الْمَرْأَةُ خَالَتِيْ وَهٰذِهٖ عَمَّتِيْ (۱۳) وَجْهُ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ (۱۴) اُخْتَايَ تَانِكَ قَائِمَتَانِ اَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ (۱۵) هٰذِهِ الْكُمَّثْرٰى حُلْوَةٌ جِدًّا وَكَذٰلِكَ هٰذَا التِّيْنُ (۱۶) تِلْكَ الْبُيُوْتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ (۱۷) فِيْ يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ (۱۸) ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ. هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (۱۹) اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۲۰) قِيْلَ [کہا گیا] اَهٰكَذَا عَرْشُكِ؟ (۲۱) قَالَتْ كَاَنَّهٗ [گویا کہ وہ] هُوَ (۲۲) اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (۲۳) فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ

مِنْ رَبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ [دیکھو سبق ۱۰-۷] (۲۴) قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ٭

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ طبیب عالم ہے (۲) میرا یہ دوست دولتمند ہے (۳) وہ دوست [جمع] دولتمند ہیں (۴) بادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے (۵) یہ دونوں بھائی ہیں (۶) وہ اونٹنی خوبصورت ہے (۷) یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے (۸) اے عبداللہ! کیا یہ تمھارا لڑکا ہے؟ (۹) وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں (۱۰) یہ [ایک] اچھا آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں (۱۱) وہ لڑکی نیک ہے اور ویسی ہی اُس کی ماں ٭

سوالات نمبر ۶

(۱) اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتیں کیا ہیں؟

(۲) اسماء اشارہ میں معرب کون سے الفاظ ہیں؟

(۳) جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟

(۴) مشارٌ الیہ ہمیشہ کس طرح استعمال ہوتا ہے؟

(۵) مشارٌ الیہ معرّف باللّام ہو تو اسم اشارہ کہاں رکھنا چاہئے؟

(۶) جب اسم اشارہ بغیر مشارٌ الیہ کے جملے میں آئے تو اس کے استعمال کی کیا صورتیں ہوں گی؟

(۷) كِتَابُكُمْ هٰذَا اور هٰذَا كِتَابُكُمْ کے معنی اور ترکیب میں کیا فرق ہے؟

(۸)

ذٰلِكَ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُنَّ

ان تمام الفاظ کے معنوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۹)

ذٰلِكَ یا تِلْكَ وغیرہ کے لئے میں مذکورہ طریقہ پر تبدیلیاں کب ہوتی ہیں۔ مثالیں دے کر سمجھاؤ

اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِسْتِفْهَامِ

۱۔ مَنْ (کون)، مَا (کیا)، مَاذَا (کیا)، اَیْشَ[1] (کیا)، اَیٌّ (کونسا)، اَیَّةٌ (کونسی)، کَمْ (کتنا۔کتنی)، کَیْفَ (کیسا۔کیسی)، اَیْنَ (کہاں)، مَتٰی (کب)، لِمَا (کیوں)، لِمَاذَا (کیوں)، اَنّٰی (کہاں سے۔کس طرح سے)

تنبیہ ۱۔ اسمائے استفہام اَیٌّ اور اَیَّةٌ کے سوا سب مبنی ہیں (دیکھو سبق ۱۰-۹)

تنبیہ ۲۔ سبق ۶ تنبیہ ۴ میں تم نے پڑھا ہے کہ هَلْ اور اَ سے جملے میں استفہام کے معنی پیدا ہوتے ہیں وہ دونوں حرفِ استفہام ہیں۔ یعنی جملے میں مبتدا یا فاعل نہیں بن سکتے اور اسماء استفہام تو مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں

۲۔ اسماء استفہام جملوں کے شروع میں داخل ہوتے ہیں: مَنْ اَبُوْكَ (تیرا باپ کون ہے؟) مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو عام قاعدے کے مطابق انھیں مضاف کے بعد لانا چاہیئے: کِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب) یا اسم استفہام پر لِ (حرفِ جار) بڑھا کر جملے کے شروع میں بھی لا سکتے ہیں: لِمَنِ الْكِتَابُ (کس کی کتاب ہے؟)، لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (آج کے دن

[1] در اصل اَیُّ شَیْءٍ ۔

ٹکٹ کس کا ہے؟) ‌+

۳۔ حروفِ جارّہ (دیکھو سلسلۂ الفاظ نمبر ۶) اسماء استفہام کے شروع میں لگائے جاتے ہیں: لِمَنْ (کس کا)، لِمَا (کس کا)، بِكَمْ (کتنے میں)، اِلٰی اَیْنَ (کہاں کو)، مِنْ اَیْنَ (کہاں سے)، اِلٰی مَتٰی (کب تک)، مِمَّا دراصل مِنْ مَا (کس چیز سے)، مِمَّنْ دراصل مِنْ مَنْ (کس شخص سے)، عَمَّا = عَنْ مَا (کس چیز سے۔کس چیز کی نسبت)، فِیْمَا (کس چیز میں) +

۴۔ مَا بعض حروفِ جارّہ کے ساتھ کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے چنانچہ لِمَا سے لِمَ، عَمَّا سے عَمَّ، فِیْمَا سے فِیْمَ ہو جاتا ہے +

۵۔ اَيٌّ اور اَيَّةٌ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں: اَيُّ رَجُلٍ یا اَيُّ الرِّجَالِ (کونسا مرد)، اَيَّةُ مَرْأَةٍ یا اَيَّةُ النِّسَاءِ (کونسی عورت)، سمجھ لو اَيٌّ کے بعد نکرہ تو واحد ہوگا اور مُعَرَّف بِاللَّام جمع +

۶۔ کَمْ کے بعد اسم "منصوب" اور واحد ہوتا ہے: کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكُمْ (تمہارے پاس کتنے درم ہیں؟)، کَمْ سَنَةً عُمْرُكَ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) +

۷۔ کَمْ کبھی استفہام کے لئے نہیں بلکہ خبر کے لئے ہوتا ہے اسے کَمْ خَبَرِیَه کہتے ہیں۔ اُس وقت اُس کے معنی ہونگے "کئی ایک" یا "بہتیرے" کَمْ خَبَرِیَه کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے کبھی "واحد" کبھی "جمع" جیسے

كَمْ عَبْدٍ یا عَبِیْدٍ أَعْتَقْتُ (میں نے بہتیرے غلام آزاد کر دیئے)۔

کَمْ استفہامیہ کے بعد کمتر اور خبریہ کے بعد اکثر مِنْ کا بھی استعمال ہوتا ہے: کَمْ مِنْ رُبِیَّةٍ عِنْدَكَ ؛ کَمْ مِنْ دِیْنَارٍ یا دَنَانِیْرَ صَرَفْتُهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ (میں نے بہتیری اشرفیاں فقیروں پر صرف کیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

أَمْرٌ	کام۔ حکم	عَصَا	لاٹھی
بَیْنَ	درمیان	قَلَمُ الْحِبْرِ	سیاہی کا قلم
حِبْرٌ	سیاہی	قَلَمُ الرَّصَاصِ	پنسل سیسہ کا قلم
خَمْسَةٌ	پانچ	قَهَّارٌ	زبردست
رُبِیَّةٌ	روپیہ	وَاحِدٌ	ایک
سَمِیْنٌ (ج)	فربہ	یَمِیْنٌ	دایاں ہاتھ۔ دائیں
ضَرُوْرِيٌّ	ضروری	یَسَارٌ	بایاں ہاتھ۔ بائیں
عَافِیَةٌ	آرام		

مشق نمبر ۱۲ (الف)

(۱) مَا هٰذَا؟	هٰذَا قَلَمُ الرَّصَاصِ
(۲) وَمَا ذَاكَ؟	ذَاكَ قَلَمُ الْحِبْرِ
(۳) مَا هٰذِهٖ؟	هٰذِهٖ دَوَاةٌ

لہ غیر منصرف ہے اس لئے حالت جرّی میں فتحہ دیا گیا۔

(۴) وماذا فِي الدّواةِ ؟	فِی الدّواۃِ حِبْرٌ
(۵) مَنْ هٰذانِ الرَّجُلانِ ؟	هٰذانِ عَمِّي وَخالِي
(۶) وَمَنْ تِلْكَ الْبِنْتُ بَيْنَهُما ؟	تِلْكَ اُخْتِي الصَّغِيْرَةُ زُبَيْدَةُ
(۷) اَيُّ رَجُلٍ جالِسٌ خَلْفَكَ ؟	ذالِكَ اَخِي الْكَبِيرُ حامِدٌ
(۸) مَنْ هٰؤُلاءِ الرِّجالُ ؟	هٰؤُلاءِ اَساتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ
(۹) مَنْ هٰؤُلاءِ النِّساءُ ؟	هُنَّ مُعَلِّماتٌ فِي مَدْرَسَةِ الْبَناتِ
(۱۰) اَيْنَ اَخُوكَ الصَّغِيْرُ ؟	هُوَ ذَهَبَ اِلَى المدرسة
(۱۱) مَتٰى ذَهَبَ ؟	ذَهَبَ قَبْلَ ساعَتَيْنِ
(۱۲) لِمَنْ هٰذا الْكِتابُ ؟	هذا هُوَ كِتابِي
(۱۳) مَنْ رَبُّكَ ؟	اَللّٰهُ رَبِّي
(۱۴) مَنْ نَبِيُّكَ ؟	مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰهِ نَبِيِّيْ
(۱۵) مادِيْنُكَ ؟	اَلْاِسْلامُ دِيْنِي

مشق نمبر ۱۲ (ب)

(۱) مَا اسْمُكَ يا وَلَدُ ؟	اِسْمِي عَبْدُ اللّٰهِ يا سَيِّدِي
(۲) مَا اسْمُ اَبِيْكَ يا عَبْدَ اللّٰهِ ؟	اِسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
(۳) مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ ؟	نَحْنُ مِنْ مَكَّةَ
(۴) اِلٰى اَيْنَ ذاهِبُونَ اَنْتُمْ ؟	نَحْنُ ذاهِبُونَ اِلَى الْهِنْدِ

(۵) كَيْفَ حَالُكُمْ ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِيَةِ
(۶) كَمْ وَلَدًا لَكَ يَا خَالِدُ ؟	لِي خَمْسَةُ أَوْلَادٍ يَا سَيِّدِيْ
(۷) كَمْ بِنْتًا حَاضِرَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ ؟	يَا سَيِّدِي! خَمْسُونَ بِنْتًا حَاضِرَةٌ اَلْيَوْمَ فِي الْمَدْرَسَةِ
(۸) كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ وَالْأَخَوَاتِ ؟	لِي أُخْتَانِ وَأَخٌ وَاحِدٌ
(۹) بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِيْنَةُ ؟	هٰذِهِ الْبَقَرَةُ بِعِشْرِيْنَ رُوبِيَّةً
(۱۰) لِمَ جَالِسٌ أَنْتَ هٰهُنَا ؟	أَنَا جَالِسٌ لِأَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ
(۱۱) مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى ؟	هِيَ عَصَايَ
(۱۲) قَالَ أَنّٰى لَكِ هٰذَا ؟	قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
(۱۳) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
(۱۴) مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؟	أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

مشق نمبر ۱۲ (ج) ذیل کے سوالات کے جوابات پڑھے ہوئے الفاظ کی مدد سے لکھو

(۱) مَا هٰذَا ؟	(۶) مَنْ هٰذَانِ ؟
(۲) مَا هٰذِهِ ؟	(۷) مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟
(۳) مَا ذَاكَ ؟	(۸) أَيْشَ اسْمُكَ ؟
(۴) مَا تِلْكَ ؟	(۹) أَيْنَ أَخُوكَ يَا أَحْمَدُ ؟
(۵) مَنْ هٰذَا ؟	(۱۰) مَا اسْمُ أَخِيْكَ ؟

(۱۱) مَنْ ضَرَبَ اَخَاكَ ؟	(۱۷) اَرَأَيْتَ بِنْتَ اَبِيهَا ؟
(۱۲) مَنْ ضَرَبَ اَخِيْ ؟	(۱۸) اَيَّةُ النِّسَاءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ اُمِّكَ ؟
(۱۳) كَمْ لَكَ مِنَ الْاِخْوَانِ ؟	(۱۹) كَيْفَ هٰذَا الْكِتَابُ ؟ سَهْلٌ اَمْ صَعْبٌ ؟
(۱۴) بِنْتُ مَنْ هٰذِهٖ ؟	(۲۰) مَتٰى ذَهَبَ اَبُوْكَ اِلٰى بَمْبَائِي ؟
(۱۵) اَيْنَ اَبُوْهَا ؟	
(۱۶) اَرَأَيْتَ اَبَاهَا ؟	

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تم کون ہو ؟	جناب (یاسیدی) میں حامد ہوں
(۲) تمھارے باپ کا نام کیا ہے ؟	میرے باپ کا نام حسن ابن علی ہے
(۳) عبدالرحمٰن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں ہیں ؟	اس کو ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں
(۴) تمھارے سامنے کونسی عورت کھڑی ہے ؟	وہ میرے بھائی کی بیوی ہے
(۵) اس (عورت) کے ہاتھ میں کیا ہے ؟	اس کے ہاتھ میں کپڑے ہیں
(۶) وہاں کتنے آدمی کھڑے ہیں ؟	وہاں پانچ آدمی کھڑے ہیں
(۷) آج کتنے لڑکے حاضر ہیں ؟	جناب ! آج تیس (۳۰) لڑکے حاضر ہیں
(۸) محمود تو یہاں کیوں کھڑا ہے ؟	میں ایک ضروری کام کے لئے کھڑا ہوں
(۹) یہ کتاب کتنے کی ہے ؟	یہ کتاب پانچ (۵) روپے کی ہے

(۱۰) خالد تمہارے کتنے بھائی ہیں؟	جناب میرے دو بھائی ہیں
(۱۱) یہ چھوٹا کتا کس کا ہے؟	یہ میرے ماموں کا کتا ہے
(۱۲) ابھی تم کہاں جا رہے ہو؟	جناب! ہم مدرسے جا رہے ہیں
(۱۳) تیرا بھائی کب گیا؟	وہ ایک گھنٹہ قبل گیا

ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو

تنبیہ۔ چھٹے سبق میں جملہ اسمیہ اور دسویں سبق میں جملۂ فعلیہ کی ترکیب کی طرف کچھ اشارہ ہو چکا ہے۔ یہاں پھر چند آسان جملوں کی ترکیب سادہ طریقے پر لکھی جاتی ہے۔

جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اگر اس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو تو اسے خبریہ کہو اور کوئی بات پوچھی گئی ہو تو استفہامیہ کہو جسے انشائیہ بھی کہتے ہیں۔

(۱) حَامِدٌ جَالِسٌ
مبتدا خبر } جملہ اسمیہ خبریہ

(۲) عَلِيٌّ رَجُلٌ سَخِيٌّ
مبتدا موصوف صفت مل کر خبر } جملہ اسمیہ خبریہ

(۳) مَنْ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ؟
اسم استفہام مبتدا خبر حرف جار مجرور (متعلق خبر) } جملۂ اسمیہ استفہامیہ

(۴) هَلْ كَتَبَ زَيْدٌ مَكْتُوبًا إِلَى خَالِدٍ؟
حرف استفہام فعل فاعل مفعول جار مجرور (متعلق فعل) } جملۂ فعلیہ استفہامیہ

سوالات نمبر ۷

(۱) اسماء استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حروف استفہام کون کون سے؟ اور دونوں میں فرق کیا ہے؟	(۴) کَمْ کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے بعد اسم کا اعراب کیا ہوتا ہے؟
(۲) اسماء استفہام کو جملوں میں کہاں رکھنا چاہیئے؟	(۵) اَیٌّ اور اَیَّةٌ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ مثالیں دیکر سمجھاؤ۔
(۳) اسماء استفہام میں کونسا لفظ معرب ہے؟	(۶) عَمَّ اور فِیْمَ اصل میں کیا ہیں؟

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

لمن هذه الناقة الفارهة ومن راكب عليها؟ هل هو عمّك؟ وأيّة مرءة قائمة عند باب دارك ولماذا؟ ومن عن يمينها؟ هل هو ولدها الكبير؟ كم لك من الناقات يا صالح وكم لك من البقرات؟ كم شاة عندك يا حامد وكم بقرة؟ هل ارسل محمود مكتوبا الى ابيه؟ نعم يا سيّدي كم[1] مكتوب ارسل محمود الى ابيه لكن ما جاء جواب من عنده +

[1] کم خبریہ ہے۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ

۱۔ فعل درحقیقت دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ماضی جس سے کام کا ہو چکنا معلوم ہوتا ہے: کَتَبَ (اُس نے لکھا)۔ دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام اب تک پورا نہیں ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا: یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھیگا)+

بعض علمائے صرف امر حاضر (اُکْتُبْ۔ لکھ) کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہیں

۲۔ حروفِ اصلیہ[1] فعل میں عموماً تین ہوتے ہیں: کَتَبَ (اُس نے لکھا) گو بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں: تَرْجَمَ (اُس نے ترجمہ کیا)+

تنبیہ ۱۔ لفظ کے حروفِ اصلیہ کو مادّہ کہتے ہیں۔ فعلوں میں ماضی کا صیغۂ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادّے کے حروف رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مصدر اور اس کے تمام مشتقات کے حروفِ اصلیہ کی شناخت صیغۂ مذکور ہی پر منحصر ہے۔ اس لئے اگر مصدری معنی بتلانے کے لئے اسی صیغے کو لکھیں تو مناسب ہوگا تاکہ طالب کو لفظ کے مادّے سے بھی واقفیت ہو جائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ

[1] حروف اصلیہ اور حروف زوائد کا بیان سبق ۵ میں گذر چکا ہے+

کَتَبَ کے معنی "لکھنا" اگرچہ دراصل اس کے معنی ہیں "اُس نے لکھا"۔ پس مصدری معنی بولنے کی ضرورت ہو تو مصدر ہی بولنا چاہیے: تَعَلَّمُوا اَلْکِتَابَةَ وَالْقِرَاءَةَ (لکھنا اور پڑھنا سیکھو)۔ اَلْکِتَابَةُ کَتَبَ کا اور اَلْقِرَاءَةُ قَرَأَ کا مصدر ہے +

۳۔ سہ حرفی ماضی معروف صیغۂ واحد مذکر غائب فَعَلَ، فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اُس نے سُنا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔ چنانچہ اس امر کی تفصیل سبق ۱۶ اور چار حرفی فعل کا بیان سبق ۲۵ میں ہوگا +

اَلْفِعْلُ الْمَاضِی الْمَعْرُوْفُ

۴۔ فعل ماضی کی گردان یعنی اس کے کُل صیغے حسب ذیل ہیں :-

	دائیں سے بائیں پڑھو	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	کَتَبَ (اُس ایک مرد نے لکھا)	کَتَبَا (اُن دو مردوں نے لکھا)	کَتَبُوْا (اُن بہت مردوں نے لکھا)
	مؤنث	کَتَبَتْ (اُس ایک عورت نے لکھا)	کَتَبَتَا (اُن دو عورتوں نے لکھا)	کَتَبْنَ (اُن بہت عورتوں نے لکھا)
حاضر	مذکر	کَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا)	کَتَبْتُمَا (تم دو مردوں نے لکھا)	کَتَبْتُمْ (تم بہت مردوں نے لکھا)
	مؤنث	کَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا)	کَتَبْتُمَا (تم دو عورتوں نے لکھا)	کَتَبْتُنَّ (تم بہت عورتوں نے لکھا)
متکلم	مذکر	کَتَبْتُ (میں ایک مرد نے لکھا)	کَتَبْنَا (ہم دو مردوں نے لکھا)	کَتَبْنَا× (ہم بہت مردوں نے لکھا)
	مؤنث	″ × (میں ایک عورت نے لکھا)	″ × (ہم دو عورتوں نے لکھا)	″ × (ہم بہت عورتوں نے لکھا)

تنبیہ ۲- کل صیغے تو اٹھارہ[۱۸] ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ[۱۴] صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ[۱۴] صیغوں میں بھی ایک لفظ کَتَبْتُمَا دو دفعہ آجاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اِس کے دُہرانے کا رواج پڑ گیا ہے۔ جہاں ایسا نشان X ہے وہ صیغے نہیں پڑھے جاتے +

تنبیہ ۳- فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے ان ضمیروں کو ضمائر مرفوعہ متصلہ کہتے ہیں +

تنبیہ ۴- کَتَبَتْ (صیغۂ واحد مؤنث غائب) کو مابعد کے لفظ سے ملانا ہو تو آخر کی جزم نکال کر زیر پڑھیں: كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ الْمَكْتُوبَ (اُستانی نے خط لکھا)۔ اور جن صیغوں کے آخر میں الف یا واو ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت اُن کا تلفظ نہ کریں: اَلرَّجُلَانِ كَتَبَا الْمَكْتُوبَ، اَلرِّجَالُ كَتَبُوا الْمَكْتُوبَ +

۵- فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں:-

شَرِبَ (اُس نے پیا)، شَرِبَا، شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک +

كَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) كَرُمَا، كَرُمُوْا سے كَرُمْنَا تک +

۶۔ فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ یہ اوزان ماضی معروف کے ہیں۔ ان سب کا مجہول فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے: کَتَبَ سے کُتِبَ (وہ لکھا گیا)، شَرِبَ سے شُرِبَ (وہ پیا گیا)، کَرُمَ سے کُرِمَ +

فعل مجہول کے ساتھ فاعل نہیں آتا بلکہ صرف مفعول آتا ہے۔ اُسی کو نائب الفاعل (فاعل کا قائم مقام) کہتے ہیں اور فاعل کی طرح اُسی کو رفع دیتے ہیں: شُرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا)۔ اس جملہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ "پینے والا" (فاعل) کون ہے؟

۷۔ ماضی پر لفظ مَا[1] لگا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے، مَا كَتَبَ (اس نے نہیں لکھا)، مَا شَرِبَ (اُس نے نہیں پیا) +

۸۔ اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ (بیشک) بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ترجمے میں ہمیشہ اس کے معنی لینے کی ضرورت نہیں: قَدْ ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا (بیشک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا) +

۹۔ پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جس جملہ کا پہلا جزو فعل ہو وہ جملۂ فعلیہ ہے۔ جملہ فعلیہ میں فعل کے بعد عموماً فاعل آتا ہے جو حالت رفعی میں ہوتا ہے: جَلَسَ زَيْدٌ (زید بیٹھا) اور فعل متعدّی ہو تو تیسرا جزو مفعول ہوتا ہے جو حالت نصبی میں ہوا کرتا ہے (دیکھو سبق ۱۰): أَكَلَ زَيْدٌ خُبْزًا۔ ان کے سوا باقی سب متعلّقات کہلاتے ہیں۔ جیسے مَعَ اللَّحْمِ (گوشت کے ساتھ)، فِي الْبَيْتِ

[1] مَا نافیہ ہے +

(گھر میں) اَلْیَوْمَ (آج) وغیرہ۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح متعلقات کو فاعل پر مفعول پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر سکتے ہیں: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لئے تمہارا دین) اس جملہ میں اَلْیَوْمَ اور لَکُمْ متعلقات ہیں۔ پہلا فعل پر دوسرا مفعول پر مقدم ہے۔[1]

۱۰۔ جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہیگا (خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع)۔ البتہ فاعل مذکر کے لئے مذکر کا صیغہ آئیگا اور مؤنث کے لئے مؤنث کا صیغہ: کَتَبَ وَلَدٌ، کَتَبَ وَلَدَانِ، کَتَبَ اَوْلَادٌ، کَتَبَتِ ابْنَةٌ، کَتَبَتِ ابْنَتَانِ اور کَتَبَتْ بَنَاتٌ۔ مگر فاعل پہلے آئے تو فعل و فاعل کے صیغے یکساں ہونگے۔ اس مسئلہ کی تفصیل سبق ۱۸ میں لکھی جائیگی +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۲

تنبیہ۔ ذیل کے سلسلۂ الفاظ میں ہر ایک فعل ماضی کے ساتھ اس کا مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے +

ہر ایک فعل ماضی کو گذری ہوئی گردان پر ایک بار گردان لیں تو اچھا ہوگا۔ پھر ہر ایک فعل کا ماضی مجہول بھی بنالیں اور گردان کر لیں خصوصًا مدارس کے عزیز طلبہ ضرور اتنی تکلیف برداشت کریں +

اَکَلَ (یَأْکُلُ)	کھانا	تَرَکَ (یَتْرُکُ)	چھوڑنا
بَعَثَ (یَبْعَثُ)	بھیجنا	خَرَجَ (یَخْرُجُ)	نکلنا

[1] دوسرا حصہ

دَخَلَ (یَدْخُلُ)	داخل ہونا	فَتَحَ (یَفْتَحُ)	فتح کرنا۔ کھولنا
طَلَبَ (یَطْلُبُ)	مانگنا۔ بُلانا	فَرِحَ (یَفْرَحُ)	خوش ہونا
طَلَعَ (یَطْلُعُ)	طلوع ہونا	فَهِمَ (یَفْهَمُ)	سمجھنا
غَرَبَ (یَغْرُبُ)	غروب ہونا	قَتَلَ (یَقْتُلُ)	قتل کرنا
غَلَبَ (یَغْلِبُ)	غالب ہونا	نَجَحَ (یَنْجَحُ)	کامیاب ہونا

اَقْرَبُوْنَ	قریبی رشتہ دار	غُلَامٌ	لڑکا۔ غلام۔ خادم
اَلَّذِیْنَ	جو لوگ۔ وہ لوگ جو	فَرَحٌ (مصدر)	خوشی۔ خوش ہونا
اَلْآنَ	ابھی	فِئَةٌ	گروہ۔ جماعت
اِلَی الْآنَ	اب تک	قَوْلٌ (الف)	بات
تَمْرِیْضٌ	بیمار کی خدمت کرنا (نرسنگ)	كَاَنَّمَا	گویا کہ
جَنَّةٌ	باغ	كَمَا	جیسا کہ
جَمِیْعٌ	سب کے سب	لِاَنَّ	اس لئے کہ
زَرْعٌ (ب)	کھیتی	اَلْمُسْتَشْفٰی	شفاخانہ۔ ہسپتال
سَارِقٌ	چور	مَرِیْضٌ (ج مَرْضٰی)	بیمار
شَهَادَةٌ	گواہی۔ سند	اِلَّا	مگر
طَعَامٌ	کھانا	فَ	تو۔ پھر۔ کیونکہ
اَلْعَامُ	سال۔ سالِ رواں	جُزْءٌ	ٹکڑا۔ پارہ

مشق ۱۳ (الف)

اَلْمَاضِی الْمَعْرُوْف [1]	اَلْمَاضِی الْمَجْهُوْل [2]
هُوَ (يَا رَشِيْدُ) قَرَءَ الْقُرْاٰنَ	هُوَ (يَا اَلْقُرْاٰنُ) قُرِءَ
قَرَءَ رَشِيْدُنِ الْقُرْاٰنَ	قُرِءَ الْقُرْاٰنُ
هُمَا (يَا رَجُلَانِ) قَرَءَا كِتَابًا	هُمَا (يَا رَجُلَانِ) طُلِبَا
هُمْ (يَا اَلرِّجَالُ) قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ	هُمْ (يَا اَلرِّجَالُ) طُلِبُوْا
هِيَ (يَا بِنْتُ) كَتَبَتْ مَكْتُوْبًا	هِيَ (يَا بِنْتُ) طُلِبَتْ
هُمَا (يَا بِنْتَانِ) كَتَبَتَا مَكْتُوْبَيْنِ	هُمَا (يَا بِنْتَانِ) طُلِبَتَا
هُنَّ (يَا اَلْبَنَاتُ) كَتَبْنَ مَكَاتِيْبَ	هُنَّ (يَا اَلْبَنَاتُ) طُلِبْنَ
اَنْتَ اَكَلْتَ تُفَّاحًا	اَنْتَ بُعِثْتَ اِلٰى لَاهُوْر
اَنْتُمَا اَكَلْتُمَا رُمَّانًا	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلٰى كَرَاتْشِى (کراچی)
اَنْتُمْ اَكَلْتُمْ بِطِّيْخًا	اَنْتُمْ بُعِثْتُمْ اِلٰى مَكَّةَ
اَنْتِ طَلَبْتِ الْعِلْمَ	اَنْتِ بُعِثْتِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
اَنْتُمَا طَلَبْتُمَا الْعِلْمَ	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلَى الْبَيْتِ
اَنْتُنَّ طَلَبْتُنَّ الْعِلْمَ	اَنْتُنَّ بُعِثْتُنَّ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى
اَنَا شَرِبْتُ مَاءً	اَنَا بُعِثْتُ اِلٰى دِهْلِى
نَحْنُ شَرِبْنَا لَبَنًا	نَحْنُ بُعِثْنَا اِلٰى كَلْكَتَّه

[1] فعل معروف وہ ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ [2] مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو اس کے کو نائب فاعل کہتے ہیں

مشق نمبر ۱۳ (ب)

(۱) یا رشید! هل قرأتَ القرآنَ؟	نعم یا سیّدی قرأتُ جزءًا منهُ
(۲) هل کتبتَ المکتوبَ الی ابیك؟	نعم کتبتُ البارحةَ
(۳) متی طلعتِ الشمسُ؟	ما طلعتِ الشمسُ الی الآنَ
(۴) هل غربَ القمرُ؟	نعم غربَ القمرُ قبلَ ساعةٍ
(۵) ماذا اکلتِ الیومَ یا مریمُ؟	یا سیّدی اکلتُ الخبزَ مع اللبنِ
(۶) الی أینَ بعثَ ابوكِ؟	بُعِثَ أبی الی الٰه آباد
(۷) مَن دخلَ الدارَ؟	هی اُمّی دخلتِ الدارَ
(۸) ومن خرجَ منها؟	هما أخوای قد خرجا من الدارِ
(۹) من ضربَ أخویكَ؟[ل]	ضربتهما اُمّی
(۱۰) هل فُتِحَ بابُ المدرسةِ؟	لا۔ ما فُتِحَ الی الآنَ
(۱۱) لِمَ فرحَ محمّدٌ ورشیدٌ؟	لِأنّهما نجحا فی الامتحانِ
(۱۲) کم ولدًا نجحَ فی الامتحانِ السنویِّ؟	نجحَ خمسونَ ولدًا فی هذا العامِ
(۱۳) هل فهمتم قولنا؟	ما فهمنا قولکم
(۱۴) لِمَ ما فهمتم کلامی؟	لِأنّ لسانکم هندیٌّ
(۱۵) لِمَ طُلِبتَ فی الدیوانِ؟	طُلِبتُ للشهادةِ
(۱۶) لِمَ بُعِثتِ الی المستشفی یا اُختی؟	بُعِثتُ للتمریضِ (لخدمةِ المرضی)

ل اَخٌ کا تثنیہ اَخَوانِ یا اَخَوَینِ ۔

مشق نمبر ۱۳ (ج)

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) كَمْ [خبریہ] مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ (۲) مَنْ
قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا
(۳) كَمْ [خبریہ] تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ [شاندار مقامات]
(۴) لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ
مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ (۵) فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي
(۶) فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ (۷) كُتِبَ [فرض کیا گیا] عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۸) وَإِذَا[۱] الْمَوْءُودَةُ[۲] سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۔ اردو میں حرفِ استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے

(۱) حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں اب تک اس نے کھانا نہیں کھایا
(۲) تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا
(۳) تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا
(۴) تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں ایک گھنٹہ پیشتر وہ مدرسہ گئی
(۵) آفتاب کب طلوع ہوا؟	آفتاب ابھی طلوع ہوا
(۶) مسجد میں کون داخل ہوا؟	وہ مدرسہ کے معلمین ہیں

[۱] جب ۔ [۲] زندہ دفنائی ہوئی (لڑکی) ۔

(۷) وہ کون گھر سے نکلا؟	وہ میرا چھوٹا بھائی ہے
(۸) تم (مؤنث) نے میری بات سمجھی؟	ہم نے تمھاری بات نہیں سمجھی
(۹) تم (جمع مؤنث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	اس لئے کہ تمھاری زبان عربی ہے
(۱۰) کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟	جی ہاں ایک بڑا شیر قتل کیا گیا
(۱۱) شیر کو کس نے مارا (قتل کیا)	جناب! شیر کو میں نے مارا
(۱۲) تمھارا خادم کہاں بھیجا گیا؟	وہ بازار بھیجا گیا

اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

۱۔ جس فعل میں زمانۂ حال و استقبال دونوں سمجھے جائیں وہ فعل مضارع ہے جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا ماریگا)۔

۲۔ ی، ت، ا اور ن علاماتِ مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کرکے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگانے اور آخر میں رفع ـُ دینے سے مضارع بن جاتا ہے۔ فَتَحَ سے یَفْتَحُ، تَفْتَحُ، اَفْتَحُ، نَفْتَحُ۔ مضارع کے کُل صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو۔

مضارع معروف کی گردان

داہنی سے بائیں پڑھو		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولیگا)	يَفْتَحَانِ	يَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	يَفْتَحْنَ
حاضر	مذکر	تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولیگا)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحِيْنَ (تو کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحْنَ
متکلم	مذکر	اَفْتَحُ (میں کھولتا ہوں یا کھولوں گا)	نَفْتَحُ	نَفْتَحُ
	مؤنث	″ (میں کھولتی ہوں یا کھولوں گی)	″	″

۳۔ ماضی کی طرح مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے، يَفْعَلُ، يَفْعِلُ اور يَفْعُلُ: فَتَحَ کا مضارع يَفْتَحُ، ضَرَبَ کا يَضْرِبُ اور كَرُمَ کا يَكْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ[1] لکھی جائیگی +

تنبیہ ۱۔ تَفْتَحُ اور تَفْتَحَانِ گردان میں کئی جگہ آئے ہیں انھیں اچھی طرح سمجھ لو۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے +

تنبیہ ۲۔ ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان میں بھی چودہ[۱۴] ہی صیغے پڑھے اور یاد کئے جاتے ہیں +

۴۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ ـُ اور ماقبلِ آخر کو فتحہ ـَ دو: يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا

[1] سبق ۱۲ حصہ دوم میں +

مارا جائیگا)۔ یَفْتَحُ سے یُفْتَحُ، یَکْرِمُ سے یُکْرَمُ +

۵۔ مضارع مُثْبَت کو مَنْفِی بنانے کے لئے اکثر لَا لگایا جاتا ہے کبھی مَا بھی لگادیتے ہیں : لَا یَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائیگا) مَا یَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانیگا) +

تنبیہ ۴۔ مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا ہو تو سَ یا سَوْفَ (عنقریب) لگادیں: سَیَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولیگا) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ بعد تم جان لوگے) +

۶۔ یہ تو جانتے ہو کہ مفعول کی جگہ ضمیریں بھی آتی ہیں۔ عربی میں اس کی دو قسمیں ہیں (۱) متّصل جو فعل سے مل کر آتی ہیں (۲) منفصل جو علیحدہ مستقل ہوتی ہیں۔ چونکہ مفعول حالتِ نصبی میں ہوتا ہے اس لئے مفعول کی ضمیریں ضمائر منصوبہ کہلاتی ہیں

۷۔ ضمائر منصوبہ متّصلہ کے الفاظ وہی ہیں جو ضمائر مجرورہ متّصلہ کے الفاظ ہیں (دیکھو درس ۱۱) صرف واحد متکلم میں ـی کی جگہ نِی لگانا پڑتا ہے :۔

ضَرَبَهٗ (اس نے اس کو مارا)، ضَرَبَهُمَا (اس نے ان دونوں کو مارا) سے ضَرَبَنِیْ ضَرَبَنَا تک

یَضْرِبُهٗ (وہ اس کو مارتا ہے یا ماریگا) یَضْرِبُهُمَا سے یَضْرِبُنِیْ یَضْرِبُنَا تک

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ مذکورہ ضمیریں ملا سکتے ہو۔ لیکن

فعل ماضی جمع مذکر مخاطب (= ضَرَبْتُمْ) کے ساتھ ملانا ہو تو ضَرَبْتُمُوْہُ (تم نے اس کو مارا)، ضَرَبْتُمُوْھُمَا وغیرہ کہنا چاہئے۔

۸۔ ضمائر منصوبہ منفصلہ کے الفاظ یہ ہیں:-

اِیَّاہُ (اسی ایک مرد کو)، اِیَّاھُمَا، اِیَّاھُمْ، اِیَّاھَا، اِیَّاھُمَا، اِیَّاھُنَّ، اِیَّاکَ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُمْ، اِیَّاکِ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُنَّ، اِیَّایَ، اِیَّانَا۔

کلام میں زیادہ زور اور حصر پیدا کرنے کے لئے زیادہ تر ان ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے خصوصاً جبکہ اُن کو فعل پر مقدم کر دیں: اِیَّاکَ نَعْبُدُ (صرف تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۳

تنبیہ۔ ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کا خاص طور پر خیال رکھا کرو۔

خَلَقَ (یَخْلُقُ)	پیدا کرنا	عَمِلَ (یَعْمَلُ)	کرنا۔ عمل کرنا
رَفَعَ (یَرْفَعُ)	اُٹھانا۔ بلند کرنا	فَطَرَ (یَفْطُرُ)	پیدا کرنا
سَئَلَ (یَسْئَلُ)	پوچھنا۔ سوال کرنا	فَعَلَ (یَفْعَلُ)	کرنا
ظَلَمَ (یَظْلِمُ)	ظلم کرنا	مَلَكَ (یَمْلِكُ)	مالک ہونا
عَبَدَ (یَعْبُدُ)	پوجنا۔ بندگی کرنا	نَظَرَ (یَنْظُرُ)	دیکھنا
اِبِلٌ (اسم جنس)	اُونٹ	اَھَمُّ	بہت توجہ کے قابل۔ بہت ضروری

اِنَّمَا	صرف۔ اور کچھ نہیں	صَبَاحًا	صبح کے وقت
بَرِیْءٌ	بَری۔ الگ	مَسَاءً	شام کے وقت
بَطْنٌ (ب)	پیٹ	ضَرٌّ	نقصان
جُزْءٌ	کسی چیز کا ایک ٹکڑا / قرآن کا پارہ	عَابِدٌ	پوجنے والا
		قَهْوَةٌ	کافی
جَرِیْدَةٌ (ج جَرَائِدُ)	اخبار	مَعَاذَ اللّٰهِ	خدا کی پناہ۔ خدا بچائے
اَلْجَامِعُ (یا اَلْمَسْجِدُ الْجَامِعُ)	جامع مسجد	اِیْ وَاللّٰهِ (اس کا مختصر اِیْوَ)	خدا کی قسم
رَادِیُو	ریڈیو		
أَمْسِ	کل (جو دن گذر گیا)	وَجْعٌ	درد
غَدًا	کل (جو دن آنے والا ہے)	یَتِیْمٌ (ج یَتَامٰی)	جس بچے کا باپ گذر جائے

مشق نمبر ۱۴ (الف)

(۱) هَلْ تَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِیَّ ؟	نَعَمْ اَفْهَمُهٗ قَلِیْلًا
(۲) مَنْ يَكْتُبُ هٰذَا الْكِتَابَ ؟	تَكْتُبُهٗ اُخْتِیْ مَرْيَمُ
(۳) مَاشَاءَ اللّٰهُ! هِیَ تَكْتُبُ جَيِّدًا وَاَنْتَ لَا تَكْتُبُ	يَا سَيِّدِیْ! اَنَا لَا اَكْتُبُ لِاَنَّ فِیْ يَدِیْ وَجْعٌ
(۴) اِلٰی اَيْنَ تَذْهَبُ يَا اَحْمَدُ ؟	اَنَا اَذْهَبُ اِلَی السُّوْقِ
(۵) مَتٰی تَرْجِعُ مِنَ السُّوْقِ	سَاَرْجِعُ مِنْهَا فِیْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ

(۶) يَا اَوْلَادُ! اَیَّ كِتَابٍ تَقْرَءُوْنَ؟	يَا سَيِّدَنَا نَقْرَءُ تَسْهِيْلَ الْاَدَبِ
(۷) هَلْ تَشْرَبُوْنَ الشَّایَ	نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الشَّایَ وَلَا الْقَهْوَةَ
(۸) هَلْ بُعِثْتُمْ اِلَی الْحَاكِمِ الْيَوْمَ	لَا! بَلْ نُبْعَثُ غَدًا بَعْدَ الظُّهْرِ
(۹) مَنْ طَلَبَكُمْ اِلٰی بَمْبَای (بمبئی)	طَلَبَنَا اَبُوْنَا اِلٰی بَمْبَای
(۱۰) هَلْ تَعْلَمُوْنَ مَنْ خَلَقَكُمْ وَوَالِدَيْكُمْ؟	اَللّٰهُ خَلَقَنِیْ وَخَلَقَ وَالِدَیَّ
(۱۱) مَاذَا تَطْلُبِيْنَ مِنَّا يَا عَائِشَةُ؟	اِنَّمَا اَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَابًا يَنْفَعُنِیْ
(۱۲) هَلْ رَاَيْتُمُوْنَا اَمْسِ فِی الْجَامِعِ؟	لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَاكُمْ هُنَاكَ
(۱۳) هَلْ تَسْمَعُ اَخْبَارَ الْحَرْبِ فِی الرَّادِيُوْ؟	اِیْ وَاللّٰهِ اَسْمَعُ صَبَاحًا وَمَسَاءً
(۱۴) وَهَلْ تَقْرَءُ الْجَرَائِدَ؟	كَيْفَ لَا اَقْرَءُهَا وَهِیَ مِنْ اَهَمِّ الْاُمُوْرِ
(۱۵) مَاذَا تَعْلَمُ فِیْ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْعَظِيْمَةِ؟	مَعَاذَ اللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا ـ فَاِنَّهَا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ اَخَذَتِ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ

مشق نمبر ۱۴ (ب) مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۲) لِیْ عَمَلِیْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ وَاَنْتُمْ بَرِيْـُٔوْنَ مِمَّا اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ (۳) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

(۴) قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا (۵) اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى
ظُلْمًا (ناجائز طور پر) اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (۶) وَمَالِيَ[1] لَا اَعْبُدُ الَّذِيْ
فَطَرَنِيْ ؟ (۷) اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ؛ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ
رُفِعَتْ ؛ (۸) قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا[2] تَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ
عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ۔ وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ
لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ [= دِيْنِيْ] (۹) لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ٭

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تم مدرسہ میں کیا پڑھتے ہو؟	جناب میں تسہیل الادب پڑھتا ہوں.
(۲) تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو؟	جی ہاں! میں اس کو پہچانتا ہوں.
(۳) آج باغ کا دروازہ کھولا جائیگا؟	آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائیگا.
(۴) دربان کہاں گیا؟	میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا؟
(۵) کیا تو آج تفریح کے لئے جائیگا؟	نہیں بھائی! میں آج مدرسہ جاؤنگا.
(۶) محمود نے کھانا کھایا؟	اب تک نہیں کھایا وہ اب کھائیگا.
(۷) تم کس کی پوجا کرتے ہو؟	ہم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے.
(۸) تم ہم سے کیا مانگتے ہو؟	ہم تو صرف ایک کتاب مانگتے ہیں.

[1] یہاں مَا استفہامیہ ہے۔ مَالِیَ کے معنی ہونگے "کیا ہے مجھے" یعنی مجھے کیا ہوا ہے کہ نہ عبادت کروں اس کی جس نے مجھے پیدا کیا ہے [2] مَا موصولہ ہے یعنی "جو" "جس کو" ٭

(۹) ہم سے کون سی کتاب طلب کرتے ہو؟	ہم آپ سے کتاب سِیرۃُ النّبیؐ طلب کرتے ہیں۔
(۱۰) کیا تم ہر روز[1] قرآن پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھتے ہیں۔

عربی میں ایک خط

أَنَا أَرْسَلْتُ الْيَوْمَ مَكْتُوبًا إِلَى أَخِي الصَّغِيرِ وَكَتَبْتُ فِيهِ :-

أَيُّهَا الْأَخُ الْعَزِيزُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

أَنْتُمْ جَمِيعُكُمْ تَفْرَحُونَ فَرَحًا شَدِيدًا لَمَّا[2] تَعْلَمُونَ أَنِّي قَرَأْتُ وَرُفَقَائِي الْجُزْءَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيلِ الْأَدَبِ فِي مُدَّةٍ قَلِيلَةٍ وَالْآنَ نَفْهَمُ قَلِيلًا مِنْ لِسَانِ الْعَرَبِ وَلِهٰذَا أَكْتُبُ الْيَوْمَ مَكْتُوبًا فِي الْعَرَبِيِّ. وَسَنَبْدَأُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى بَعْدَ يَوْمَيْنِ الْجُزْءَ الثَّانِيَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ.

يَا أَخِي! لِمَ لَا تَقْرَءُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ فَإِنَّهُ سَهْلٌ جِدًّا. لَيْسَ بِصَعْبٍ مِثْلَ الْكُتُبِ الرَّائِجَةِ[3] فِي الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الْقَدِيمَةِ. نَحْنُ قَرَءْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ سَهْلًا وَسَتَعْلَمُ أَنْتَ إِذَا بَدَءْتَ هٰذَا الْكِتَابَ أَنَّ الْعَرَبِيَّ لَيْسَ بِصَعْبٍ كَمَا يَحْسَبُهُ[4] الطَّالِبُونَ.

أَطْلُبُ مِنَ اللهِ تَعَالَى الْعَافِيَةَ وَالْعِلْمَ النَّافِعَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ لِي وَلَكُمْ وَلِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ. آمِين. وَالسَّلَامُ

طَالِبُ خَيْرِكَ

عَبْدُ الرَّحْمٰن

[1] كُلَّ يَوْمٍ = ہر روز۔ [2] جب۔ [3] جو کتابیں رائج ہیں۔ [4] جیسا کہ خیال کرتے ہیں اسکو

سوالات نمبر ۸

(۱) فعل کسے کہتے ہیں اور کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۲) فعل میں عموماً حروف اصلیہ کتنے ہوتے ہیں؟

(۳) لفظ کا مادہ کسے کہتے ہیں؟

(۴) افعال مجردہ میں کونسا صیغہ محض مادے کے حروف سے بنتا ہے؟

(۵) افعال اور اسماء مشتقہ اور مصادر میں حروف اصلیہ کی شناخت کون سے صیغے سے کی جاتی ہے؟

(۶) فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے اور مضارع کے کیا اوزان ہیں؟

(۷) ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہوتے ہیں اور کتنے صیغے یاد کرنے کا رواج ہے اور کیوں؟

(۸) عربی میں جملے کے اندر عام طور پر فعل کہاں رکھا جاتا ہے اور فاعل کہاں اور مفعول کہاں؟

(۹) فاعل کی وحدت وجمع وتذکیر وتانیث سے فعل میں کیا تغیر ہوگا؟

(۱۰) فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟

(۱۱) ضَرَبَہٗ میں ہٗ کونسی ضمیر کہلاتی ہے؟

(۱۲) اِیَّاکَ کیا لفظ ہے؟

(۱۳) ماضی اور مضارع کو مجہول کس طرح بنایا جائے اور منفی کس طرح؟

(۱۴) فعل مجہول جس اسم کی طرف منسوب ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

(۱۵) علامات مضارع کیا ہیں؟

(۱۶) تَکْتُبُ کے کیا کیا معنی ہوسکتے ہیں اور تَکْتُبَانِ کون کون سا صیغہ ہوسکتا ہے؟

(۱۷) مضارع میں کون کون سا زمانہ پایا جاتا ہے؟

(۱۸) سَ یا سَوْفَ لگانے سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

قد تمّ الجزء الاوّل من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب فالحمد لله ویلیه الجزء الثانی

الحمد للہ "عربی کا معلم" حصہ اول بعونہ تعالیٰ ختم ہوا۔ اب دوسرا حصہ سبق ۱۶ سے شروع ہوگا

طابع شکیل پریس کراچی

گلستان سعدی

عربی

روضة الورد

تألیف

سعدي الشيرازي

ترجمة

محمد الفراتي

ناشر

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ ۔ کراچی ۱